

<https://famousurdunovels.blogspot.com/>

محرم محبت



عروسہ یوسف

<http://primenovels.blogspot.com/>

محرم محبت

لقلم اروسہ یوسف

مکمل ناول

پندرہ سالہ وردہ نہم جماعت کی طالبہ تھی ان دنوں وہ پیپرز کی تیاری میں کچھ مصروف ہونے کی وجہ سے سکول اور اکیڈمی کے بعد بھی پڑھائی میں مصروف رہنے لگی۔ اس دوران گھر میں کیا چل رہا ہے وہ مکمل

طور پر انجان تھی۔ جنوری کی سردی عروج پر تھی۔ وردہ سکول سے گھر آئی کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی اتنے میں اسے رابعہ بیگم کی آواز سنائی دی۔ "وردہ! ادھر آؤ بیٹا"

"جی۔۔! امی آئی۔"

غضنفر رحمان کے چار بچے حیدر، عنابیہ، طلال اور وردہ جن کی وجہ سے ان کی زندگی میں رونقیں تھیں۔ وردہ کی بہن عنابیہ کی شادی سولہ سال کی عمر میں خود سے پندرہ سالہ بڑے چچا زاد کزن سے ہو گئی۔

"جی امی! کوئی کام تھا۔"

"ہاں۔! آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔ دیکھو بیٹا میں اب جو میں بات کرنے لگی ہوں وہ غور سے اور تحمل سے سنو۔ اس کو اپنے ابو کی خواہش سمجھتے ہوئے اپنے رد عمل کا اظہار کرو۔ اپنے ابو کو مایوس نہ کرنا۔"

"امی! آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟ واضح بات کریں۔ آپ لوگ میرے والدین ہیں مجھ پر پورا حق رکھتے ہیں۔"

"بیٹا! تمہارے بھائی حیدر کی خواہش ہے کہ ہم حمیرا کو بہو بنائیں اور تمہارے ابو بھی یہی چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی ایک شرط ہے۔"

"کیسی شرط امی؟" اس بار وہ الجھ گئی تھی۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

"بیٹا میں جانتی ہوں تم ابھی بہت چھوٹی ہو یہ تمہاری پڑھنے کی عمر ہے۔ پر وہ حارث کے لیے تمہارا رشتہ مانگ رہے ہیں۔"

کیا؟ وہ ایسے اچھلی جیسے کسی نے اس کے پاس چھپکلی رکھ دی ہو۔ پر خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی۔ امی میری اور اس کی عمر میں بہت فرق ہے۔ عمر کو چلیں چھوڑیں لیکن مجھے ابھی پڑھنا ہے۔ میں کچھ کرنا چاہتی ہوں۔

"نہیں بیٹا! ابھی صرف نکاح کی بات کر رہی ہوں۔ ویسے بھی حارث ابھی پڑھ رہا ہے۔ رخصتی تب کریں گے جب تم اور حارث کسی منزل پر پہنچ جاؤ۔ اس رشتے کو سمجھنے کے قابل بن جاؤ اور حارث کی تعلیم بھی مکمل ہو جائے۔ میں اس بات کے لیے کبھی نہ مانتی اگر حارث کی خواہش نہ ہوتی۔ یہ رشتہ قبول کر لو ہماری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ حارث کی خواہش سن کر وردہ کو اس پر بے انتہا غصہ آیا اور یہ غصہ بہت طویل اور شدید سے شدید ترین ہوتا گیا۔

اور پھر ۱۲ فروری کو حیدر اور حمیرا کی رخصتی ہوئی اور ۱۳ کو وردہ اور حارث کا نکاح ہو گیا۔

آج حیدر اور حمیرا کی شادی کو پورے چار سال گزر چکے اور حارث اور وردہ کے نکاح کو بھی وردہ کی ایف ایس سی مکمل ہو چکی ہے۔ اب وہ 4th year میں ہے۔ عنابیہ کا بیٹا بھی تین سال کا ہے۔ آج حیدر کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے جو کہ وردہ کا بھتیجا اور حارث کا بھانجا ہے اسلئے آج حارث کی پوری فیملی بھی وردہ کے گھر آئی ہوئی ہے سب بہت خوش ہیں وردہ ہال میں سب کے ساتھ بیٹھی تھی کہ ابراہیم (عنابیہ کا بیٹا) وردہ کا

موبائل لے کر آیا آئی آئی اس نے اپنی پیاری سی زبان میں وردہ کو متوجہ کیا جی آئی کی جان؟ آئی موبائل
بجایا ہے وردہ نے موبائل کی طرف دیکھا تو رد (وردہ کی بیسٹ فرینڈ) کی کال تھی۔ وردہ نے موبائل پکڑا
اور اپنے کمرے میں چلی گئی وردہ رد اسے بات کر پانی پینے کے لئے کچھ کی طرف آئی تو حادثہ بھی کچن میں
موجود تھا وردہ اسکو وہاں دیکھ کر پیچھے پلٹنے لگی کہ حادثہ نے کہا کیسی ہو وردہ؟ ٹھیک ہوں سر سر سی سا
جواب دے کر وردہ کچن سے نکل گئی یہ اسکی شرم ہے یا یہ کچھ اور؟ حادثہ نے سوچا

وردہ باہر آئی تو حیدر نے کہا وردہ مجھے چائے بنا دو سر میں بہت درد ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دوبارہ کچن
میں جانا پڑا جہاں پہلے سے وہ شخص موجود تھا جس پہ اسے شدید غصہ تھا وردہ کو دوبارہ کچن میں دیکھ کر پوچھا
کیا بنانا ہے میں ہیلپ کر دوں نہیں شکریہ میں کر سکتی ہوں خود وردہ نے انتہائی غصے سے کہا تو حادثہ کو اسکا
روئے بُرا لگا وہ کچن سی خاموشی سے چلا گیا حمیرا کے کمرے میں جا کر اسکے موبائل سے وردہ کا نمبر لیا اور ہال
میں آگیا آپنی میں گھر جا رہا ہوں کیوں کیا ہوا اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو؟ بس آپنی کچھ کام ہے یہ کہہ کر وہ
چلا گیا * * وردہ باتھ روم سے نہا کر آئی تو اسکے موبائل کی میسج ٹون بار بار بج رہی تھی بالوں کو کیچر لگا کے
سائیڈ پہ کر کہ وردہ نے موبائل اٹھایا کسی unknown نمبر سے 30 میسج آئے ہوئے تھے تھے جس میں

سے 25 شاعری کے تھے اور 5 کیا حال ہے، کیسی ہو کے تھے موبائل پر کال آنے لگی تو وردہ نے کال
کاٹ کر میسج کیا کون ہو آپ اور کیا مسئلہ ہے کیوں میسج کر رہے ہیں موبائل پر میسج آیا میں حادثہ ہوں
کون حادثہ میں کسی حادثہ کو نہیں جانتی کیا تم واقعی کسی حادثہ کو نہیں جانتی؟ ایک بار کہا تو ہے نہیں
جانتی سمجھ میں نہیں آتی کیا بات؟ اوکے۔ حادثہ کو لگا وردہ اس سے مزاق کر رہی ہے پھر اب جان جاؤ گی

کیونکہ اب ہم روز بات کریں گے۔ او مسٹر میں کسی اجنبی سے بات نہیں خاص طور پر مرد سے تو بالکل نہیں تو یہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں بات کروں گی تم سے! پہلی بات تو یہ کہ مس وردہ میں کوئی اجنبی نہیں اور آپ کے لئے تو بالکل نہیں محرم ہوں آپ کا دوسری بات یہ کہ آپ کو کسی نامحرم مرد سے بات کرنی بھی نہیں چاہیے۔ آپ نے میرا نمبر

کہا سے لیا اور یہ کیا طریقہ ہے کسی کو تنگ کرنے کا

وردہ میں شوہر ہوں تمہارا اور بات کرنے کا حق ہے مجھے

زبردستی کے رشتے کو میں نہیں مانتی اور نہ ہی میں نے کبھی آپ کے لئے کچھ اچھا فیل کیا آپ کو سوچ کر مجھے صرف اور صرف غصہ آتا ہے اور کچھ نہیں اور میں بات نہیں کرنا چاہتی آپ سے بائے تم چاہو یا نہ پر میرا حق ہے اور میں کروں گا بات زبردستی حق جتانے والے زہر لگتے ہیں مجھے مسٹر۔ تمہیں تو میں ویسے بھی زہر لگتا تو پھر اس طرح ہی سہی زہر کا گھونٹ تو بھرنا پڑے گا اور تم سے بات کرنے سے مجھے نہ کوئی اور روک سکتا ہے نہ تم خود۔ وردہ نے میسج پڑھ کہ غصہ میں موبائل زور سے بیڈ پر پٹخ دیا بد تمیز، خود غرض شخص وردہ نے دل ہی دل میں حارث کو القابات سے نوازا اس طرح روز صبح دوپہر اور شام تینوں ٹائم وردہ کے باس حارث کے میسج آنے لگے وردہ رپلائے نہیں کرتی تھی کبھی کبھی کوئی ایک میسج غصہ سے کر دیا تو کر دیا ورنہ نہیں کرتی تھی وردہ کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہتی بھی تو کیا حاصل کہ حارث کو تو قانونی اور شرعی حق حاصل تھا بس خاموش ہی رہی ایک دن حارث کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وردہ کی امی نے اسے حارث سے کال پہ اسکی حالت پوچھنے کا کہا وردہ نے پتھر دل کے ساتھ نمبر ملا یا دوسری طرف سے

نمبر سٹینڈ کر کے حارث نے فوراً کہا اگر مجھے پتا ہوتا میرے ایکسیڈنٹ ہونے پہ تم پریشان ہو کہ فوراً مجھے کال کرو گی تو میں تو روز ایکسیڈنٹ اپنا کروالوں وردہ نے دل ہی دل میں اسے کوسا پاگل شخص امی تم سے بات کرنا چاہ رہی تھی گویا اسے باور کرایا ہو کہ امی نے کال کی میں نے نہیں حارث کو وعدہ کارو کناپن بہت بُرا لگا وردہ امی کی بات کروا کہ موبائیل لے کر کمرے میں چلی گئی

اس طرح تین مہینے گزر گئے لیکن حارث کے میسجز میں کوئی کمی نہ آئی وردہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی حارث کے میسجز کی عادت ہونے لگی کیونکہ مسلسل دستک سے تو پتھر دل بھی موم ہو جائے پھر وردہ تو ویسے بھی موم کی طرح تھی وردہ کو حارث کے میسج کا انتظار رہنے لگا اب وہ بھی اسکے میسج کا روز تو نہیں لیکن کبھی کبھی جواب دینے لگی وردہ کے اندر آہستہ آہستہ حارث کی محبت کا پھول کھل رہا تھا اسے محبت ہو رہی تھی اور کیوں نہ ہوتی حارث نہ صرف اسکا شوہر تھا بلکہ بہت خوبصورت مرد تھا ایسا کہ جسے پانے کی ہر لڑکی کو خواہش ہو لیکن دوسری طرف اب حارث کو لگنے لگا کہ وردہ مجبوری کا میسج کرتی ہے مجبوری کا رشتہ نبھا رہی ہے اسلئے اس نے اب اسے میسج کرنا کم کر دیئے

* * *

میرب ہال میں لیکچر اٹینڈ کر رہی تھی کہ اسکی ماما کا میسج آیا میرب تمہارے چاچو کا بیٹا وہاج پاکستان سے آج آسٹریلیا آرہا ہے تم یونیورسٹی سے سیدھا اسے پک کرنے ایئر پورٹ چلی جانا اسکے ساتھ اسکا ایک دوست بھی ہے تو خاص خیال رکھنا تمہارے بابا نے مجھے بار بار تلقین کی ہے میں آفس میں کچھ بزی ہوں اسلئے دیر سے آؤں گی لیکن تم وقت پہ چلی جانا اوکے ماما ڈونٹ وری میرب نے رپلائے دیارائٹ بارہ بجی

میرب اپنی دوست رانیہ کو لے کر ایئر پورٹ پر تھی وہاں اس کے دوست کو پک کرنے میرب پورے پانچ سال بعد وہاں سے مل رہی تھی اور بڑی پُرتپاتی سے ملی وہاں کے بعد اس نے حارث کی طرف دیکھا وہاں نے دونوں کا تعارف کروانا لازمی سمجھا میرب یہ حارث ہے میرا جگری دوست اور حارث یہ میری کزن میرب دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور دو چار اور باتیں کیں پھر میرب ان دونوں کو لے کر گاڑی کی طرف گئی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے گھر پہنچ کر وہ کچن سے سوفٹ ڈر نکس لینے چلی گئی لے کر آئی تو وہاں نے کہا یار میں نے تو نہیں اپنی خواہ مخواہ میں لے آئی وہاں آپکے لئے کون لایا ہے میں تو آپکے اس ہینڈ سم دوست کے لئے لائی ہوں مجھے پتا ہے آپ میں بوڑھی روح ہے لیکن یہ نوجوان مجھے خوشمزاج لگ رہے ہیں میری طرح اپنے بارے میں سن کر حارث نے میرب کی طرف دیکھا اور ہنس دیا واہ بھی میرب! میرے دوست کے آتے ہی میری تعریفیں ختم پہلے تو مجھ سے زیادہ کوئی ہینڈ سم نہ تھا وہاں نے مزاحیہ انداز میں کہا تو تینوں ہنس پڑے کچھ دیر بعد وہ لوگ اپنے کمرے میں چلے گئے حارث کمرے میں آیا اس نے اس امید کے ساتھ موبائل چیک کیا کہ شاید وردہ نے اسے مس کیا ہو اور کوئی میسج بھیجا ہو لیکن اس کا کوئی میسج نہ تھا ہوتا بھی کیسے اسے کونسا پتا تھا کہ حارث ملک سے باہر ہے وہ تو خود وہاں پہ حارث کے میسج کا انتظار کر رہی تھی بے صبری سے حارث نے مایوسی کے ساتھ موبائل بیڈ پر پٹخ دیا اسکی یہ حرکت میرب نے گزرتے ہوئے دیکھ لی تو کمرے میں آئی OMG اتنا غصہ ہینڈ سم!

لیکن قسم سے لگ بہت پیارے رہے ہو غصے میں چلو آؤ ہم ساتھ بیٹھ کے مووی دیکھتے ہیں چونکہ میرب آسٹریلیا میں رہتی تھی اور وہی کے کلچر میں پلی بڑھی اس لئے وہ لوگ نامحرم مرد کے ساتھ گھلنے ملنے کو غلط

نہیں سمجھتے میرب نے حارث کو بازو سے پکڑا اور ہال میں لے گئی حارث کو میرب بہت انٹر سٹڈ لڑکی لگی حارث میرب کے ساتھ فلم دیکھنے بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد موبائیل پر رنگ بجی حارث نے دیکھا تو وردہ کی کال تھی اس نے سمجھا کہ گھر میں سے کسی کے کہنے پر کر رہی ہے اسلئے موبائیل رکھ دیا اور فلم دیکھنے بیٹھ گیا میرب کچن سے جا کر کولڈر نکس اور چپس اٹھالائی دونوں نے ساتھ بیٹھ کر مووی دیکھی اور تقریباً دو گھنٹے بعد اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے حارث کا دن آج بہت اچھا گزرا تھا کہ اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ وردہ کی کال آئی تھی اسکے نمبر پر۔ صبح کو حارث سو یا ہوا تھا کہ وہاں آیا اور اسے اٹھانے لگا ابے یار آٹھ لے جلدی آج فرسٹ میٹنگ ہے آفس میں اور دیر ہو رہی ہے یار تو تھوڑی دیر صبر کر میں اٹھتا ہوں پھر چلتے ہیں تھوڑی دیر نہیں صرف پانچ منٹ ہیں تیرے پاس تیار ہو کر ڈائمنگ ٹیبل پر آ جاؤ کے یار آ رہا ہوں حارث اٹھا اور باتھ روم میں فریش ہونے چلا گیا شام کو دونوں خوشی خوشی واپس لوٹے کیونکہ آسٹریلیا میں کلائنٹ کے ساتھ انکی پہلی میٹنگ تھی اور بہت کامیاب رہی میرب نے دونوں کو اتنا خوش دیکھا تو کہا یار فرینڈز اس خوشی کا راز ہمیں بھی بتاؤ تا کہ ہم بھی خوش ہو سکیں ڈیر کزن یہ خوشی تو ہماری محنت کی ہے تمہیں کیوں بتائیں وہاں نے ہنستے ہوئے کہا وہاں مجھے تم سے اسی جواب کی ہی امید تھی نا بتاؤ تم مجھے ہینڈ سم بوائے بتائے گا میرب نے کہا وہاں کی ہنسی چھوٹ گئی کزن پہلی بات تو یہ کہ حارث صاحب مرد ہیں بوائے نہیں اور یہ جناب دوستوں سے دغا بازی نہیں کرتے تمہاری طرح ابے یار جب سامنے اتنی خوبصورت حسینا ٹھہری ہو تو دغا بازی کرنا ہی پڑتی ہے حارث نے ہنستے ہوئے کہا اور میرب کو بات بتادی خوبصورت حسینہ والی بات پر تینوں کے قہقہے بلند ہو گئے اس بات پر ٹریٹ تو بنتی

ہے چلو آج دونوں مجھے ٹریٹ دواؤ کے میڈم جو حکم دونوں نے سر جھکا کر کہا آج شام تینوں نے فائیو سٹار ہوٹل میں مل کے ڈنر کیا * * * *

وردہ دن رات حارث کے ایس ایم ایس کا انتظار کرنے لگی لیکن حارث تو جیسے وردہ کو بھول ہی چکا تھا وردہ کو تو یہ بھی نامعلوم تھا کہ حارث ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور نا ہی وہ بھابھی سے پوچھ سکتی تھی کیونکہ نہ تو دونوں میں اتنی انڈر سٹینڈنگ تھی اور نہ وردہ کو سہی لگا پوچھنا اور اب تو حمیرا نے چھوٹی چھوٹی بات پر گھر میں لڑائی کرنا شروع کر دی وہ نا صرف اپنے شوہر کے سارا دن کان بھرتی بلکہ اگر کوئی چھوٹی سی بات ہوتی تو اسے بہت بڑا کر کے فون پہ حارث کو بتاتی تھی۔ حارث اس وجہ سے بھی وعدہ سے کچھ دور دور رہنے لگا۔ کچھ سوچتے ہوئے وردہ نے موبائل اٹھایا اور حارث کا نمبر ملا یا تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا اسلام علیکم! حارث میں وردہ بات کر رہی ہوں جی بولو اب کس نے بات کرنی ہے مجھ سے؟ حارث نے روکنے انداز میں پوچھا کیا میں نہیں کر سکتی؟ جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم مجھے بغیر کسی کام کے کال نہیں کر سکتی اسلئے جلدی بتاؤ کام کیا ہے؟ میرے پاس ٹائم نہیں ہے زیادہ امی پوچھ رہی تھی کہ آجکل آتے نہیں ہو ہمارے گھر خیریت ہے؟ اور کوئی بات نہ سوچھی تو وردہ نے یہی بہانہ بنالیا میں جانتا تھا تم نے اپنی مرضی سے نہیں کی کال اسلئے میں اب فون رکھ رہا ہوں اور براہ مہربانی اب مجھے بے وجہ ڈسٹرب نہ کرنا اور میڈم آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں آسٹریلیا میں ہوں آپ نے یہ بات گھر میں بتائی تو ہوگی لیکن آپکو کچھ فرصت ہو تو ادھر ادھر کی پتا چلے حارث آ بھی جاؤ میں کب سے تمہارا انتظار ٹھہری ہوں پیچھے سے میرب کی آواز آئی بائے داؤے میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ لنچ پہ جانا ہے اسلئے میں کال کاٹ رہا

ہوں وردہ نے حارث کے قریب کسی لڑکی کی آواز سنی تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسکے دل پر بھاری پتھر گرادیا ہو حارث اتنا مجھ سے کھنچا کھنچا کیوں رہنے لگا ہے اور اسکے پیچھے کون لڑکی تھی جسکی وجہ سے اس نے مجھے نظر انداز کر دیا کیا حارث اب مجھ سے محبت نہیں کرتا؟ ایک ہی ساتھ کئی سوال وردہ کے زہن میں اُٹ اُٹ آئے اسکے ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے

اللہ اگر میرے دل میں اسکی محبت تو نے پیدا کی ہے تو تو اسے صرف میرا کر دے مولا وہ میرا محرم ہے تو اسکے دل میں میری سچی محبت ڈال دے مولا میں جانتی ہوں میں نے اسکے ساتھ بہت بد تمیزی کی کبھی اپنے اور اسکے رشتے کا بھرم نہیں رکھا لیکن مولا میں نہ سمجھ تھی مولا اگر اب تو نے اسکی محبت میرے دل میں ڈالی ہے تو پھر مجھ پر رحم کر مولا میں گناہ گار ہوں اور تو گناہ گاروں کی بھی سنتا ہے اسلئے میری دعا قبول فرما مولا تیرے اور بہت اُن گنت احسان ہیں ایک اور کر دے اللہ اسے صرف میرا کر دے وردہ نے اللہ پاک سے گرا کر دعا مانگی

وردہ کو مسلسل آوازیں دیتے دیتے جب وردہ نے نہ سنی تو اسکی امی اسکے کمرے میں آگئی وردہ کو اس حالت میں دیکھ کر اسکی امی نے فوراً اسے گلے سے لگالیا وردہ کیا ہو امیری جان تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟ وردہ امی سے اپنی حالت چھپانہ پائی اور زار و قطار رو دی امی نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا پانی پلایا اور کہا کیا ہو امیری جان مجھے بتاؤ میں ابھی زندہ ہوں تم نے کس بات کی ٹینشن لی ہوئی ہے؟ امی امی حارث مجھ سے بات نہیں کرتا وہ آسٹریلیا میں ہے اور مجھے بتانا تک لازمی نہیں سمجھا

وردہ کی امی کو بات سمجھ نہ آئی تو کہا میری جان میں جانتی ہوں تم اس رشتے کے لئے راضی نہیں تھی اگر تم اس شادی کے لئے راضی نہیں ہو تو کوئی بات نہیں تم پریشان نہ ہو میں تمہارے ابو سے بات کروں گی ابھی صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ہم یہ رشتہ یہی ختم کر دیتے ہیں لیکن تم ٹینشن نہ لیا کرو تمہیں اور عنابہ کو پریشان دیکھتی ہوں تو میری جان جانے لگتی ہے حمیرہ نے پاس سے گزرتے ہوئے ان دونوں کی آدھی ادھوری بات سن لی اور اسے ایک نیا جھگڑے کا موقع مل گیا * * *

اماں کیا کر رہی ہیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ ریٹ کریں بھائی کا کمرہ میں صاف کروادیتی ہوں علشبہ نے رکیہ بیگم سے کہا بیٹا اچھے سے صاف کروادینا تمہیں پتا ہے تمہارے بھائی کو بے ترتیبی پسند نہیں ہے اور خانساں سے کہہ کہ کھانا بھی بنواؤ تمہارا بھائی پہنچنے والا ہو گا امی ابھی بھائی کو گئے ہوئے پندرہ دن بھی نہیں ہوئے اور آپ کو اتنی یاد آرہی ہے اتنا اہتمام کروا رہی ہیں میرا بیٹا ہے ہی اسی لائق ماں کی بیماری کا سن کے دور دیس سے سارے کام چھوڑ کر آرہا ہے ہاں اماں یہ تو ہے بھائی لاکھوں میں ایک ہیں ان جیسا نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا علشبہ اور رکیہ بیگم کی باتوں کے درمیان ناجانے کب سے وہاں ربانی آ کے کھڑا ہو گیا کسی کو پتا ہی نہ چلا کل رات کو امی کی طبیعت کی خبر سن کر وہاں نے فوراً وطن واپسی کی ٹکٹ کروالی تھی آفس کا سارا کام حارث کو سمجھا دیا تھا اور اسکے ذمے کر آیا اور ادھر میرب اور اسکے گھر والوں کو حارث کا خیال رکھنے کی بہت تلقین کی علشبہ کی نظر بھائی پر پڑی تو فوراً محبت اور احترام سے کھڑی ہو گئی بھائی کو سلام کیا اور بھائی کے لئے کچھ ٹھنڈا لینے چلی گئی اماں کیسی ہیں آپ آپ کی طبیعت کیسی ہے ماں کے ہاتھوں پر محبت سے بوسا دیتے ہوئے وہاں نے پوچھا میرا بیٹا آ گیا ہے نہ اب بس میں ٹھیک ہوں تم چلو فریش ہو لو

پھر علشہ کھانا لے کر آرہی ہے اوکے باس! حارث نے پیار سے ماں کی طرف دیکھ کر سلیوٹ کرتے ہوئے کہا دس منٹ بعد حارث نہا کر آیا تو اسکا کھانا اسکی امی کے ساتھ بیڈ پر رکھا تھا حارث نے بال سیٹ کئے اور ماں کے ساتھ آکر بیٹھ گیا یعنی آج مجھے میری پیاری امی جان اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گی کھانا بھائی امی نہ یہ عنایتیں صرف آپ پر ہی کرتی ہیں میں تو جیسے ان کی بیٹی ہی نہیں علشہ نے مزاقیہ طور پر منہ بناتے ہوئے کہا تم دونوں ہی میری جان ہو تم دونوں کے علاوہ میرا ہے ہی کون نہیں امی ویسے علشہ سچ کہہ رہی آپکو مجھ سے کچھ زیادہ ہی پیار ہے آپ وشبہ سے نہیں کرتیں پیار وہاں نے علشہ کو تنگ کرنے کے لئے امی کی طرف ہنستے ہوئے کہا اچھا چلو اب چپ کر کے کھانا کھا لو پھر میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے امی کیا بات ہے آپ ابھی کہیں جو کہنا ہو نہیں بیٹا پہلے تم کھانا کھا لو اوکے امی حارث کھانا کھانے لگا حارث کھانا کھا کر فارغ ہوا تو امی نے بات شروع کی بیٹا میں چاہتی ہوں اب تم شادی کر لو زندگی کا کوئی پتا نہیں کب بلاوا آجائے اللہ کی طرف سے میں تمہارے سر پر سہرہ سجاہو دیکھنا چاہتی ہوں امی کیسی باتیں کر رہی ہیں اللہ آپکی لمبی عمر کریں آپ کا سایہ ہمارے اوپر تا قیامت سلامت رکھے رہی بات شادی کی تو امی میں پہلے علشہ کا فرض اچھے طریقے سے نبھانا چاہتا ہوں میں ابو کے آخری وقت جو ان سے وعدہ کیا تھا امی وہ تو پورا کروں میری جان تم اپنی شادی کے بعد بھی اسکا فرض پورا کر سکتے ہو اور ویسے بھی وہ تم سے سات سال چھوٹی ہے ابھی اسکی نہیں تمہاری عمر ہے شادی کی امی کیا بھروسہ کہ اگلی جو آئے میری بیوی بن کہ وہ مجھے میرے فرض سہی طریقے سے انجام دینے دے گی کہ نہیں مجھے بھروسہ ہے میرا بیٹا اپنا ہر فرض بہتر طریقے سے انجام دیتا ہے اور آگے بھی پوری ایمانداری سے ہر فرض نبھائے گا اور بیٹا میں نے جو

تمہارے لئے لڑکی سوچی ہے وہ کونسی غیر تم لوگوں کا اپنا خون ہے اور تم لوگوں سے محبت بھی کرتی ہے امی آپ کس کی بات کر رہی ہیں وہاں میں میرب کو تمہاری دلہن بنانا چاہتی ہوں وہاں کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی وہ تو ٹھیک ہے ام لیکن کیا وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی بھی ہے یا نہیں اور کیا چاچو اور چچی جان اس رشتے کے لئے رضامند ہوں گے؟ کیوں نہیں ہوں گے راضی میرا بیٹا شہزادہ ہے کوئی کم تھوڑی ہے اور رہی بات میرب کی تو اس سے بھی پوچھ لیں گے امی شہزادہ تو میں آپ کی نظر میں ہوں باقی دنیا پتا نہیں مانے یا نہ اچھا امی میرب سے شادی کا میں خود پوچھوں گا آپ چاچو اور چچی سے بات کریں اوکے میرے شہزادے

*

*

*

جولائی کا مہینہ تھا اور آفس کا کام ختم ہونے میں باقی ایک مہینہ رہتا تھا حارث کمرے میں بیٹھالیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا کہ میرب چائے لے کر آئی تم کیوں چائے بنا آئی خواہ مخواہ میں زحمت کی میرا بھی دل نہیں کر رہا پینے کا میں نے سوچا تم صبح سے کام کر رہے ہو اور تھکے ہوئے ہو گے اسلئے بنالائی لیکن چلو نہیں پینا تو کسی ملازم کو دے دیتی ہوں میں حارث کو یہ لگنے لگا تھا کہ میرب اس میں انٹرسٹ لے رہی ہے اس وجہ سے وہ بھی کچھ زیادہ اسکی طرف متوجہ ہونے لگا تھا کتنی اچھی ہو یا رتم میرا اتنا خیال رکھتی ہو تمہارے ہاتھ کی ایک چائے تو کیا میں کئی چائے کے کپ میں بغیر شوق کے پی جاؤں میرب نے حارث کے لہجے پر توجہ نہ دی اسے لگا کہ وہ ایزاے فرینڈ ایسا کہہ رہا لیکن حارث تو کسی اور وجہ سے کہہ رہا تھا حارث میرب سے محبت تو نہیں لیکن اس میں دلچسپی لے رہا تھا اس لئے کہہ رہا تھا اس دوران اسے وردہ تو جیسے بھولتی جا رہی

تھی اوکے پی لو ویسے بڑے ڈرامے باز ہو تم ہینڈ سم ہائے ہینڈ سم بھی اور ڈرامے باز بھی ایک خطاب دونہ بیوٹی کوئین اتنے میں میرب کے موبائل کی رنگ بننے لگی اچھا چلو حارث تم پی لینا چائے میری کال آرہی ہے میں جارہی ہوں اوکے ڈیر کتنی اچھی ہے نایہ اور ایک وردہ ہے جسے اپنے علاوہ کسی کا نہیں پتا لیکن اب جو بھی کرے وہ میری بلا سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا حارث نے دل ہی دل میں کہا تقریبات کے 11 بج رہے تھے حارث نے لائیٹ آف کی اور سو گیا

صبح اٹھا تو اسکی نظر موبائل پر پڑی تو حمیرا کی 20 مس کالز آئی ہوئی تھی اس نے فوراً کال بیک کیا دوسری طرف سے پہلی ہی بیل پر کال پک کر لی گئی اسلام علیکم آپ کی کیا حال ہے؟ چھوٹو کیسا ہے؟ میرے بھائی میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو الحمد للہ میں بھی ٹھیک آپ گھر میں سب کیسے ہیں آپ؟ میرا پیارا بھائی تو ان لوگوں کی خبر پوچھ رہا ہے جو تجھ سے رشتہ توڑنا چاہتے ہیں جو تمہیں بالکل اہمیت نہیں دیتے کیا مطلب ہے آپ کی کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ صاف صاف کہیں حمیرا نے ادھی سنی بات مرچ مصالحہ لگا کر بھائی کو بتادی وہ تو پہلے وردہ سے بدگمان ہو بیٹھا تھا فوراً کہا آپ میں صرف آپ کی خاطر چپ ہوں میرے بھائی میں جانتے ہوئے تمہیں جہنم میں نہیں دھکیل سکتی تم میری فکر نہ کرو حیدر اپنے گھر والوں کے کرتوں کو جانتا ہے تو پھر آپ کی وہ کیا رشتہ ختم کریں گے ہم ہی یہ رشتہ ختم کر دیں گے میں آسٹریلیا سے آجاؤں ایک مہینے تک پھر یہ ساری بات ہی ختم کرتا ہوں حارث کا دل تو اب آسٹریلیا میں لگنے لگا تھا اب اسے وردہ کہاں پسند آنی تھی حارث نے فونز کھ دیا اور آفس کی تیاری کر کے آفس روانہ ہو گیا شام کو اس نے میرب کے ساتھ ڈنر پر جانے کا پلان بنایا آج میرب کی یونی کی کلاسز سیکنڈ ٹائم تھی اسلئے اس نے 7 بجے فری ہونا تھا شام کو حارث

نے بلیک پینٹ شرٹ پہنی اور گلے میں بلیک مفکر جو اسکے خوبصورت چہرے پر بہت بچ رہی تھی گاڑی (وہاں کی گاڑی جو کہ اس نے آسٹریلیا میں لی ہوئی تھی کیونکہ اکثر کام کے سلسلے میں وہ یہاں آتا تھا) کی چابی اٹھائی اور میرب کی یونیورسٹی کی طرف روانہ ہو گیا یونیورسٹی سے اس نے میرب کو پک کیا اور ریسٹورنٹ کی طرف روانہ ہو گئے ہینڈ سم آج تو تم کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہے ہو کا کو مارنے کا ارادہ ہے؟ بیوٹی کو نین پہلے تو میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اب سوچ رہا ہوں تمہیں ہی مار دوں دونوں ہی ہنس پڑے ویسے بیوٹی کو نین تم بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو اچھا کتنی؟ میرب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا اتنی کے دل کر رہا ہے بھگالے جاؤں پھر خیال کرنا کہیں تمہارا دوست تمہارا قتل ہی نہ کر دے میرب نے ہنستے ہوئے کہا حادثہ کو میرب کی بات کا مقصد سمجھنا آیا سو وہ بھی ہنس دیا اسی طرح دن گزرتے پتا ہی نہیں چلا اور پندرہ دن گزر گئے

*

*

*

وردہ ٹیرس پہ بیٹھی موبائل میں حادثہ کے کئے ہوئے پچھلے میسج پڑھ رہی تھی "وردہ تم مجھ سے محبت کرونا کرو میں مرتے دم تک کروں گا" "تم پر صرف میرا حق ہے اور یہ حق میں کسی کو چھیننے نہیں دوں گا خود تمہیں بھی نہیں چھیننے دوں گا" "i love u warda". اس طرح کے کئی جذباتی باتیں اور وعدے تھے جو حادثہ نے اپنی طرف سے وردہ سے کئے تھے لیکن اب تو شاید وہ بھول ہی چکا تھا سب وردہ نے حادثہ کی بھیجی ہوئی شاعری پڑھی کچھ دور ہمارے ساتھ چلو

ہم دل کہانی کہہ دیں گے
سمجھانا جسے تم آنکھوں سے
وہ بات زبانی کہہ دیں گے
اظہارِ وفا تم کیا جانو
اقرارِ وفا تم کیا جانو
زکر کریں گے غیروں کا
اور اپنی کہانی کہہ دیں گے۔

u warda meri mrs.meri jan4

میج پڑھ کے وردہ کی آنکھوں سے پانی آگیا اسے حارث کی یادستانے لگی پھر فوراً اس نے حارث کو کال کرنے کا فیصلہ کیا پہلے اس نے سوچا تھا کہ حارث کو اپنے دل کی بات شادی کے بعد بتائے گی لیکن اب اسکی بدگمانی اور بدلتا رویہ دیکھ کر اسے سب بتانے کا سوچا اس نے نمبر ملایا تو تیسری ہیل پر کسی لڑکی نے نمبر اٹھایا وردہ کی تو جیسے پاؤں سے زمین نکل گئی دوسری طرف سے میرب جو کہ حارث کو کھانے کے لئے بلانے آئی تھی اسکا فون مسلسل بجتا دیکھ کر اٹھالیا اور بار بار پوچھ رہی تھی کہ کون ہیں آپ حارث واش روم گیا ہے میں بتا دوں گی آئے گا تو لیکن وردہ کے اندر تو جیسے زبان ہی نہ رہی تھی بس مسلسل اسکے آنسوں تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے میرب نے کال کاٹ دی۔ وردہ نے دکھتے دل کے ساتھ میج ٹائپ کرنا شروع کیا اسلام علیکم حارث! کیسے ہو امید کرتی ہوں کہ ٹھیک ہو گے حارث میں نے آج تم

سے ایک بات کہنے کے لئے کال کی پر دوسری طرف لڑکی کی آواز سنی تو فوراً ہی کاٹ دی کیونکہ میں کیسے برداشت کر سکتی کہ تمہارا موبائل کوئی لڑکی پک کرے میں نہیں جانتی وہ لڑکی جس نے کال اٹینڈ کی وہ کون تھی لیکن پھر بھی جو بھی ہے بہت اچھی ہوگی حارث یہ سچ ہے کہ میں نے ہمیشہ تمہارے ساتھ غلط کیا غلط طریقے سے پیش آئی لیکن وہ میری کم عمری اور نااہلی تھی حارث میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تم سے محبت کروں گی لیکن تمہاری بار بار میرے دل پر دستک سے دل کا دروازہ کھل ہی گیا اور وہ بھی ایسا کھلا کہ شاید کبھی بند ہی نہیں ہو گا حارث تم جہاں بھی رہو چاہے جسکے ساتھ رہو خوش رہو میرے دل میں تمہاری محبت قائم و دائم رہے گی بس مجھ پر ایک مہربانی کرنا کہ میرے نام کے ساتھ سے اپنا نام نہ ہٹانا میرے نام کے ساتھ تمہارا نام جڑا رہے میرے لئے اتنا ہی کافی ہے میسج لکھ کر وردہ نے اینڈ کر لیا دوسری طرف سے پانچ منٹ بعد رپلائے آیا یہ کیا نیا ڈرامہ ہے وردہ میں تمہارے کسی ڈرامے میں نہیں آؤں گا اور ویسے بھی تم خود ہی آزادی چاہتی تھی حارث نے سینڈ کیا وردہ نے رپلائے کیا حارث میں اس وقت نا سمجھ تھی بے وقف تھی لیکن اب مجھے عقل آگئی ہے میرے لئے تمہاری جگہ کسی اور کو دینا ناممکن ہے i'm 100% sure وردہ کہ اس میں بھی تمہارا کوئی مقصد ہو گا اور ویسے بھی نہیں رہ سکتی تو یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں میں نے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور پندرہ دن بعد میرے پاکستان پہنچتے ہی تمہیں پیپر مل جائیں گے طلاق کے وردہ روتی گر گراتی رہ گئی لیکن حارث پر کوئی اثر ناپڑا دن تیزی سے گزرنے لگے اور وردہ روز حارث کو میسج کرتی معافی مانگتی اور رشتہ نا توڑنے کی درخواست کرتی لیکن حارث کی طرف سے ایک ہی جواب آتا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب یہ رشتہ ختم ہو کہ رہے گا وردہ دن بہ دن کمزور

ہوتی جارہی تھی اسکی آنکھوں کے نیچے حلقے پر رہے تھے اسکی امی اسکی ایسی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھی اسلئے انہوں نے ایک دن اسے کمرے میں بلایا امی آجاؤں؟ ہاں آجاؤ بیٹا اور اندر سے دروازہ بند کرتی آؤ دروازہ بند کرتے ہوئے وردہ نے امی سے پوچھا کیا بات ہے امی خیریت ہے؟ ہاں بیٹا میں دیکھ رہی ہوں روز روز تمہاری صحت خراب ہوتی جارہی ہے آنکھوں کے نیچے بھی حلقے پڑ رہے ہیں کیا بات ہے کیا ابھی تک رشتے والی بات کی ٹینشن ہے بیٹا میں نے کہا تو تھا تمہیں ٹینشن نہ لو میں اور تمہارے ابو تمہارے فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں گے وردہ کے لئے امی سے اب کچھ بھی چھپانا بہت مشکل تھا اور ویسے بھی حارث اسکا محرم تھا اسلئے اس نے امی کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیا امی نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا بیٹا اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا امی مجھے اب کچھ بھی بہتر ہوتا ہوا نہیں لگ رہا اللہ پہ بھروسہ رکھو میری جان اور اللہ سے اپنے اچھے نصیب کی دعا مانگو امی میری دعائیں رد ہو رہی ہیں امی ایک ہفتے بعد مجھے سزا سنادی جائے گی ماؤں کی دعا تو اللہ پاک جلدی سنتے ہیں ضرور قبول کرتے ہیں امی آپ اللہ پاک سے حارث کو میرے لئے مانگ لیں وردہ نے پاگلوں کی طرح روتے ہوئے کہا اور امی کے گلے لگ گئی

*

*

*

وہاں کمرے میں بیٹھا میرب سے بات کر رہا تھا کہ امی کمرے میں آئیں امی آپ نے کیوں تکلیف کی مجھے بلا لیتیں میں آجاتا بیٹا تم سے بات کرنی تھی تو میں نے سوچا میں خود ہی چلی آؤں کیا بات تھی امی بیٹا تم فون پہ جس سے بات کر رہے ہو کر لو امی کوئی نہیں میں اس سے بعد میں بات کر لوں ہاں اگر آپ نی اپنی ہونے والی بہو سے بات کرنی ہے تو کر لیں ہونے والی بہو کیا مطلب کا سے بات کر رہے ہو تم؟ امی نے

حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے پوچھا امی میرب مان گئی ہے وہاں نے خوشی سے بتایا امی نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیسے نامانتی میرا بیٹا ہے ہی لاکھوں میں ایک میرا شہزادہ چلو اب مجھے اپنے چاچو کا نمبر ملا دو میں ان سے پکی بات کر لوں ہاں امی یہ سہی ہے پھر جیسے حادثہ بھی ادھر ہے ہم چل کر نکاح کر لیتے ہیں ادھر علشہ نے بات سنی تو فوراً بھاگی آئی امی ویسے بھائی ہیں ڈرامے باز پہلے مان ہی نہیں رہے تھے شادی کا ڈرامہ کر رہے تھے اب محترم سے صبر ہی نہیں ہو رہا وہاں ہنس پڑا تو رک تجھ سے پوچھتا ہوں بڑی زبان چلنے لگی ہے تیری علشہ بھاگ کہ امی کے پیچھے چھپ گئی رکیہ بیگم نے کال ملائی اور میرب کے رشتے کی بات پکی کی اور اگلے ہفتے نکاح کی ڈیٹ کا فائنل کیا سب باتیں فون پر ہی پکی ہو گئیں اب سب کو اگلے ہفتے کا انتظار تھا وہاں اپنے کمرے میں آیا اور حادثہ کا نمبر ملا یا وہ سب سے پہلے یہ خبر حادثہ کو سنانا چاہتا تھا آخر کار وہ جگری یار تھا اسکا پھر حال احوال پوچھنے کے بعد اس نے حادثہ کو اگلے ہفتے اپنے آسٹریلیا آنے کی خبر دی اور اسے کچھ دن مزید وہاں رکنے کا کہا حادثہ نے وجہ پوچھی تو اس نے بس اتنا کہا کہ سر پرانز ہے اگلی صبح وہاں ناشتہ کر کے آفس گیا پھر آفس سے واپسی پہ اپنی امی اور علشہ کی آسٹریلیا کی ٹکٹس بک کرانے چلا گیا واپس آیا تو علشہ شاپنگ پر جانے کے لئے تیار بیٹھی تھی بھائی کو آتا دیکھ کر پہلے کھانا سر و کیا پھر جو س بنا کہ دیا اور پھر کہا بھائی آپکے نکاح میں تو صرف ہم۔ گھر والے ہی ہوں گے لیکن ولیمہ ہم یہاں پر بڑا کریں گے میں اپنی سب فرینڈز کو بھی بلاؤں گی اوکے میری کنڈلی پر نسز جو آپ کا حکم بھائی اصل بات تو آپ نے سنی ہی نہیں اب اور بھی کوئی بات رہتی ہے کیا بھائی آج شام آپ مجھے شاپنگ پر لے کر چل رہے ہیں یاد رکھئے گا۔ واہ بھئی مجھ سے پوچھے بغیر ہی مجھے ساتھ لے جانا کا فیصلہ کر لیا ہاں بھائی

کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ مجھے انکار نہیں کرتے اور ویسے بھی یہ شاپنگ تو آپ ہی کی شادی کی کرنی ہے نا ہاں بھی آج میں بھی اپنی بیٹی کی طرف سے ہوں آج تم اسے لے کر جا رہے ہو امی نے آتے ہی کہا واہ امی بہو آئی نہیں اور پہلے سے آپ نے بیٹی کی سائیڈ ختم کر کے بیٹی کی سائیڈ لینا شروع کر دی وہاں نے امی کو پیار سے آنکھ مارتے ہوئے کہا بڑا شریف ہو گیا ہے تو تیری جلد شادی کرنی پڑے گی امی نے اسکے کان پکڑتے ہوئے کہا وہاں امی کی بات پر بے تحاشا ہنس دیا کمرے میں آکر اس نے میرب کو میسج ٹائپ کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی

*

*

*

وردہ کی بی ایس سی مکمل ہو چکی تھی آج وردہ کی دوست کی شادی تھی اور ناچا ہتے ہوئے بھی اسے شادی پر جانا پڑا سیٹیج پر دلہن کے ساتھ ٹھہری تھی کہ کسی کی تیکھی نظر اپنے اوپر محسوس کی وردہ نے بلیک کلر کا لانگ فرائیڈ پہنا تھا اور بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اپنے اوپر کسی کی نظر محسوس کی تو نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا ایک لڑکا جو کہ اسکی دوست کا کزن تھا اسے مسلسل دیکھ رہا تھا شام ہو چکی تھی اسلئے وردہ نے واپس جانے کا سوچا کیونکہ زیادہ دیر یہاں رکنا مناسب نہ تھا وردہ نے ردا کے کان میں کوئی بات کہی اور واپسی کے لئے گیٹ کی طرف مڑی پیچھے سے کسی نے اسکے دوپٹے کا پلو کھینچا وردہ نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی لڑکا تھا وردہ نے بہت غصے کے ساتھ اپنا ڈوپٹا چھڑوایا سنو مس! آپ مجھے اچھی لگی ہو میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اتنا کہنا تھا کہ وردہ نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکے کے منہ پہ دے ماڑی شرم نہیں آتی مسٹر کسی کی بیٹی، بہن پر لائن مارتے ہوئے and for ur

.kind information mr. I 'm married

کسی کی امانت ہوں میں سمجھ میں آئی بات اتنا کہہ کر وردہ گھر کے لئے روانہ ہو گئی گھر جا کر چینیج کر کر اپنے لئے چائے بنائی اور موبائل اٹھا کر چھت پر کھلی فضا میں چلی گئی وردہ کو یاد آیا کہ حادثہ کے واپس آنے میں باقی 2 دن ہیں یعنی کہ طلاق ہونے میں بھی جیسے جیسے حادثہ کے واپس آنے کے دن قریب آرہے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی جان سولی پہ لٹکتی جا رہی ہو اگر حالات عام ہوتے تو شاید حادثہ کی واپسی پہ وہ خوش ہوتی لیکن جس طرح کے حالات تھے وہ نہیں چاہتی تھی کہ حادثہ واپس آئے اسے حادثہ کی بہت یاد آرہی تھی وردہ کانوں کو ہینڈ فری لگا کر ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ہو کر بیٹھ گئی اور میوزک سننے لگی پھر اس نے وٹس ایپ کھولا اور گانے کے چند مصرعے جو وہ سن رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسکے دل سے نکل رہے ہیں اس نے ٹائپ کرنا شروع کیا

جدا ہم ہو گئے جاناں، مگر یہ جان لو جاناں...!!

کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا.. چلے آنا..!!

تمہیں میں بھول جاؤں گی، یہ باتیں دل میں نہ لانا...!!

تھا کون میرا ایک تو ہی تھا،

سانسوں سے زیادہ جو ضروری تھا،

تیرے لئے میں کچھ نہیں لیکن

میرے لئے تو میرا سب کچھ تھا

میری جاناں بلا کر کہ یہ باتیں تم ہی کہتے تھے
رہی خوشیاں نہیں میری کہ تم۔ بھی وقت جیسے تھے
یہی تک تھا سفر اپنا تمہیں ہے لوٹ کر جانا
کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا چلے آنا

u Haris 4

Tumhari warda marty dam tk tumhara intzar kry gilkn plz itni

..... dair na krna k tumhy pachtana pr jay

وردہ نے میسج ٹائپ کر کے حارث کو اینڈ کر دیا تقریباً دس منٹ بعد میسج سین ہو گیا تھا لیکن کوئی رپلائے نہ
آیا وردہ نے یہ سوچ لیا کہ اب شاید جدائی ان دونوں کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے وہ اداس دل کے ساتھ
نیچے اپنے کمرے میں آکر سو گئی

*

*

*

آج 2 اگست تھا اور کل حارث کو پاکستان واپس جانا تھا حارث نے میرب کو شادی کے لئے پریپوز کرنے کا
فیصلہ کیا بھلے ہی وہ میرب سے جنونی محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسے وعدہ سے بہتر سمجھنے لگا تھا اسلئے شادی
کے لئے پریپوز کرنے کا ارادہ کیا وہ موقع ڈھونڈنے کا سوچ رہا تھا کہ موقع اسے خود ہی مل گیا حارث تم
فارغ ہو مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے کل وہاں والے سب اسٹریلیا آرہے ہیں نا وہاں میں بھول گیا تھا چلو
میں تو فری ہوں لیکن تم تیار ہو کہ آ جاؤ اوکی میں دس منٹ میں آتی ہوں۔ میرب کمرے سے اپنا ضروری

سامان لینے چلی گئی حارث نے راستے میں اسے پرپوز کرنے کا سوچ لیا پانچ منٹ میں میرب نیچے آئی اور دونوں روانہ ہو گئے راستے میں دونوں خاموش تھے اس خاموشی کو حارث نے توڑا میرب میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں جی بولو میرب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو تم سے دور جانے کو میرب نے حیرانگی سے حارث کے پاس دیکھا اور زور سے کہا گاڑی روکو حارث کیا ہو میرب؟ میں نے کہا گاڑی روکو میرب نے غصے سے کہا تو حارث نے فوراً گاڑی روک دی کیا ہو ایار کچھ غلط بات تو نہیں کی میں نے تم اپنے دوست کی ہونے والی بیوی کو اپنی بیوی بنانا چاہتے ہو کیا یہ غلط بات نہیں ہے؟ کیا مطلب؟ تم اور وہاج انگلیجڈ تو نہیں ہو یا حارث نے کہا چلو اگر تمہیں ہمارے رشتے کا نہیں پتا تو اپنے تو رشتے کا یاد ہے نہ کہ تمہاری ایک عد دیوی ہے پاکستان میں یا وہ بھی بھول گئے ہو اسکا بھی نہیں پتا میرب نے چیخ کر کہا تو پھر وہ سب کیا تھا جو تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی میرا ہر کام کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی میں تمہارے کام اسلئے کرتی تھی کہ وہاج نے مجھے تمہارا خیال رکھنے کا کہا تھا میں تمہاری خوبصورتی کی تعریف کرتی تھی تو جسٹ ایزاے فرینڈ اس سے بڑھ کر نا تم میرے لئے کبھی کچھ تھے نا ہی ہو گے تم جو اپنی بیوی کا نہ ہو سکا وہ کسی اور کا کیا ہو گا اور جو دوسروں کی بہنوں بیٹیوں کے ساتھ غلط کرتا ہے نا اللہ پاک اسے ضرور دکھاتا ہے اللہ کے عذاب سے بچ کے رہو حارث کی تو جیسے آنکھیں کھل گئی تھی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور معافی مانگنے لگا

مجھے معاف کر دو میرب تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی کہ مجھے لگا تم مجھ میں انٹر سٹڈ ہو اسلئے مجھے ہمت ملی اور میں نے تم سے ایسا کہا کیونکہ وردہ نے تو کبھی ہمارا رشتہ قبول ہی نہیں کیا تھا حارث تم اب بھی غلط کہہ

رہے ہو تم جانتے ہو اور میں بھی جانتی ہوں کہ وردہ نے اپنے پچھلے تمام رویوں کی معافی مانگی ہے تم سے محبت کرتی ہے تم سے تمہیں کیسے پتا یہ سب؟ میں نے تمہارے میسجز پڑھے i know یہ غلط بات تھی لیکن جس دن میں نے تم سے موبائل مانگا تھا تو میں نے تمہارے موبائل سے سر کے پاس اسائنمنٹ کے لئے میسج کیا تھا تبھی پڑھ لئے میرب تم نہیں جانتی اسے وہ ڈرامے باز ہے حارث جانتے تو تم بھی نہیں ہو شاید اسے میرب میری آپی اسکی بھابھی ہیں لیکن وردہ ہر وقت ان سے لڑتی رہتی ہے اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو آپی کے ساتھ یوں بے وجہ نا لڑتی رہتی اور میں نے خود اسکے منہ سے کئی بار علیحدگی کا لفظ سنا ہے حارث ایک بات کہوں اگر بُرا نہ لگے تو جی بولو تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح جھگڑے میں بھی جب تک دونوں نہ لڑیں لڑائی نہیں ہوتی اگر وردہ قصور وار ہوگی تو کہیں نہ کہیں تمہاری آپی کا بھی قصور ضرور ہو گا اور کیا پہلے جب وردہ خود تم سے علیحدگی کا کہتی تھی تب دیکھا تم نے اسے اپنی آپی سے لڑتے ہوئے نہیں دیکھا تو نہیں تو جب وہ تم سے علیحدہ ہونا چاہتی تھی تب نہیں لڑی تو اب کیوں لڑے گی بے وجہ حارث نے میرب کی بات پر سوچا لیکن وہ طلاق کا تو کہتی تھی ناہاں شاید کہتی ہو لیکن غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے نا تو جب اللہ پاک ہماری غلطیاں معاف کر دیتا ہے تو پھر ہم انسان کیا چیز ہیں مانگ تو لی ہے وردہ نے تم سے معافی اب معاف کر بھی دو یا ر اسے اور کل ہمارے نکاح میں شریک ہو پھر پاکستان چل کے ہم تمہاری شادی میں شریک ہوں گے حارث نے حیرانگی سے میرب کی طرف دیکھا کیا کل واقعی میں تم دونوں کا نکاح ہے ہاں یا اب چلو شاپنگ کرنے پھر گھر واپس بھی چلنا ہے اوکے دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے اور شاپنگ مال کی طرف روانہ ہو گئے اب گھر چل

کے اپنی بیوی بیچاری کو کال کر لینا نہیں ابھی مسیج بھی سوچنے کے لئے کچھ وقت چاہئے اتنا وقت نالینا کہ اس بیچاری کی جان ہی چلی جائے اگلے دن وہاں اور میرب کا نکاح ہو گیا تھا سب بہت خوش تھے کچھ سوچ کر حارث نے میرب کے ساتھ اسکے شادی کے جوڑے میں سیلفی لی اور وردہ کو وٹس ایپ پہ سنڈ کر دی کل سب نے پاکستان واپس چلے جانا تھا شام کو حارث کمرے میں آیا اور وٹس ایپ. جہاں وردہ نے اسکے ساتھ میرب کی تصویر دیکھ لی تھی اور کچھ غلط سمجھ کے یہ میسج کیا

"تو آخر کار سزا سنا ہی دی تم نے مجھے میری منتیں میری محبت کسی چیز کا تم نے نہیں سوچا میں معافی مانگتی رہ گئی لیکن تم نے معاف نہ کیا میرا گناہ اتنا تو بڑا نہ تھا ارے جب اللہ معاف کر دیتے ہیں گناہ گار سے گناہ گار انسان کو تو تم نے کیوں معاف نہیں کیا کیوں؟؟؟ جب ایسے بدلنا ہی تھا تو میرے دل میں اپنی محبت کیوں جگائی کیوں مجھے یہ احساس دلایا کہ میں تمہارے لئے بہت خاص ہوں تم صرف میرے ہو؟ جواب دو مجھے آخر کیوں کیا ایسا؟" اس میسج کے ساتھ وردہ نے ایک شعر بھیج دیا

"کوئی دستک نہ کوئی آہٹ تھی

مدتوں سے وہم کا شکار تھے ہم" اپنے لئے وردہ کے دل میں اتنی محبت دیکھ کر حارث بہت خوش ہوا ایسی ہی محبت تو وہ وردہ کے دل میں دیکھنا چاہتا تھا اپنے لئے اب اسے بس واپسی کا انتظار تھا کیونکہ اب اسے ہمیشہ کے لئے وردہ کے ساتھ رہنا تھا

*

*

*

وردہ دو دن سے ناکچھ کھا رہی تھی ناپی رہی تھی خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا گھر والے سب اسکی اس حالت سے پریشان تھے ناہی وہ کسی کو کچھ بتا رہی تھی۔ شام کو وردہ کی امی آئی اور کھانا کھانے کے لئے بلانے لگی امی آپ کھالیں بھابھی کے ساتھ بیٹھ کر مجھے بھوک نہیں ہے میں نے تمہارے ساتھ ہی کھانا ہے اور ویسے بھی تمہاری بھابھی کا بھائی آسٹریلیا سے آیا ہے تو وہ اس سے ملنے گئی ہوئی ہے وردہ کی تکلیف اور بڑھ گئی اس نے امی کی ساتھ بیٹھ کے دو حوالے کھائے اور واپس کمرے میں چلی گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو میسج کیا اتنی سزا کافی نہیں تھی کہ تم کسی اور کے ہو گئے اب مجھے جان سے مارنا ہے کیا جو اپنی بیوی کو پاکستان لے آئے حارث نے میسج پڑھا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی اس نے وردہ کے میسج کا رپلائی کیا ڈیئر وردہ تم ٹینشن نہ لو میں اپنی بیوی جان کو تمہارے سامنے نہیں لے کے آؤں گا کیلا ہی آؤں گا وردہ نے میسج پڑھا تو غصے سے موبائل آف کر دیا اگلے دن حارث نے گھر والوں کو شادی کے لئے منالیا اور وعدہ کے گھر سب شادی کی ڈیٹ فکس کرنے چلے گئے وردہ سے صرف یہی کہا گیا کہ حارث اور اسکے گھر والے آرہے ہیں جس مقصد کے لئے یہ نہیں بتایا گیا وردہ امی سے لائبریری کا بہانا بنا کر لائبریری چلی گئی جو اس کی گھر سے تھوڑے فاصلے پہ تھی

حارث اور اسکے گھر والے وردہ کے گھر آچکے تھے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد حارث کچن میں گیا اور وردہ کی امی سے وردہ کا پوچھا اور کچھ سوچتے ہوئے حیدر سے اسکی گاڑی کی چابی لی اور وردہ کو لائبریری سے لینے چلا گیا وردہ ایک کتاب پڑھ رہی تھی کہ باہر سے چوکیدار نے آکر کہا وردہ غضنفر کو باہر سے کوئی بلانے آیا ہے وردہ نے ڈوپیٹہ سیدھا کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی باہر آکر دیکھا تو سامنے حیدر کی گاڑی کھڑی تھی وردہ نے

دیکھے بغیر کہ کون ہے گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی میں بیٹھ گئی جیسے ہی اسکی نظر دشمن جان پر پڑی وہ ہکا بکارہ گئی تم کیوں آئے ہو اب کیا دیکھنے آئے ہو بھائی کہاں ہیں؟ بھائی کو کام تھا تو مجھے بھیج دیا حارث نے بہانا بنایا میں خود آسکتی ہوں جیسے روز آتی ہوں وردہ گاڑی سے اترنے لگی حارث نے اسکے بازو سے پکڑ کر واپس گاڑی میں بٹھا دیا میں کھا نہیں جاؤں گا تمہیں آرام سے بیٹھو وردہ خاموشی سے بیٹھ گئی کیونکہ اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی چارہ نہ تھا حارث نے گاڑی گھر جانے کی بجائے ہوٹل کی طرف موڑ دی یہ کہاں لے کے جا رہے ہو تم مجھے روکو گاڑی مجھے جانے دو میں نہیں روکوں گا میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی میں سچ کہہ رہی ہوں کوشش تو کر کہ دیکھو مسز حارث کہ منہ سے مسز سن کر اسے اور غصہ آگیا نہیں ہوں میں تمہاری مسز تمہاری مسز تمہاری نئی بیوی ہے مجھے کبھی نہ بلانا اوکے مسز جو حکم حارث نے ایک بار پھر اسے مسز بلایا وردہ کا دل کیا کہ وہ چلتی گاڑی سے کود جائے کچھ دیر میں وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے حارث زبردستی وردہ کو پکڑتے ہوئے لے کر گیا اور کرسی پر بٹھایا کھانا آڈر کرنے کے بعد اس نے اصلی بات کہنا شروع کی وردہ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں اور یہ رنگ تمہارے لئے آسٹریلیا سے لایا ہوں لیکن میں نہیں بننا چاہتی تمہاری دوسری بیوی وردہ نے غصے سے کہا دوسری مطلب؟ حارث کو وردہ کی بات سمجھ نہ آئی پھر اچانک یاد آنے پر کہا یا دوسری کہاں تم تو پہلی ہو دوسری تو وہ ہے میں نے نہیں کرنی تم سے شادی دفع ہو جاؤ تم میری نظروں کے سامنے سے وردہ نے چیختے ہوئے کہا ڈیر وائیف شادی تو تم پہلے کر چکی ہو اب تو صرف رخصت ہونا ہے میں زہر کھالوں گی لیکن تمہاری پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے تمہارے گھر نہیں آؤں گی میری جان آنا تو تمہیں پڑے گا چلو تم کہتی ہو تو آسٹریلیا والی

بیوی کو چھوڑ دیتا ہوں وردہ کو غصہ آگیا اور زور سے حارث کہ منہ پر تھپڑ ماردی کوئی اور وقت ہوتا شاید حارث برداشت نہ کرتا لیکن اب وہ ہنسی میں ٹال گیا مسٹر حارث شادی کو تم نے سمجھ کیا رکھا ہے؟ یہ کوئی گیم نہیں ہے کہ ایک کے لئے دوسری کو چھوڑ دیا اور کسی تیسری کے لئے دوسری کو ایسے مرد سے شادی کرنا تو دور کی بات ہے میں تو تمہارے سائے سے بھی دور رہوں یا وردہ تم ابھی کچھ نہیں جانتی میں سب کچھ جانتی ہوں تو پھر ٹھیک ہے جو جانتی ہو جانتی رہو 14 اگست کو ہماری رخصتی ہے اور 20 کو ہم گھومنے سوئٹزر لینڈ جا رہے ہیں میں نے نا تو تم سے شادی کرنی ہے نا ہی تمہارے ساتھ کہیں گھومنے جانا ہے اوکے مسز دیکھ لیں گے شام کو وردہ گھر آئی تو امی نے اسے شادی کی خبر سنائی لیکن امی لیکن کیا وردہ تم یہی تو چاہتی تھی پر امی لیکن ویکن کچھ نہیں 14 کو تمہاری رخصتی ہے بس وردہ خاموش ہو گئی اور کمرے میں چلی گئی وردہ نے جب سے شادی کی خبر سنی تب سے خاموش تھی اگلے دن عنابیہ آئی اور وردہ کو خاموش دیکھا تو کہا وردہ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ کیوں اتنی چپ چپ ہو تم تو حارث کو پسند کرتی تھی نا اور اسکا ساتھ بھی چاہتی تھی آپنی پہلے کی بات الگ تھی کیوں اب کیا مختلف ہے پہلے سے آپنی میں حارث کے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتی پھر میں اسکی دوسری بیوی کے ساتھ کیسے رہوں گی پاگل ہو گئی ہو کیا؟ آپنی اس نے دوسری شادی کی تو ہے مجھے اپنی بیوی کی تصویر بھی بھیجی تھی یہ دیکھیں وردہ نے تصویر دکھاتے ہوئے کہا بے وقوف اس نے تمہیں پاگل بنایا اور تم بن گئی کیا مطلب آپنی؟ مطلب یہ کہ میری بے وقوف بہن حارث صرف تمہیں ڈرا رہا تھا اس نے کوئی شادی نہیں کی سچ میں آپنی؟ وردہ کو یقین ہی نہ آیا ہاں وردہ تم اور حارث صرف ایک دوسرے کے لئے بنے ہو اور کوئی آ بھی نہیں سکتا تمہارے درمیان وردہ کی خوشی

کی انتہا نہ رہی وہ کمرے میں گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو کال کرنے لگی بڑے گندے ہو آپ مجھے اتنا تنگ کیا وردہ نے میسج کیا تو میری جان کو پتا چل ہی گیا وردہ نے میسج پڑھا اگر اب آپ سے شادی نہ کروں تو؟ میں مار ڈالوں گا تمہیں کیوں پھر مجھے مار کر کسی اور سے شادی کر لو ہا ہا ہا مسز میں شادی صرف آپ سے ہی کروں گا بے فکر رہیں اور میں کسی اور سے آپ کا شادی کرنے بھی نہیں دوں گی رات گیارہ بجے تک دونوں میسج پہ ایک دوسرے سے بات کرتے رہے اور سو گئے۔

صبح مہندی کا فنکشن تھا وردہ نے ہائیٹ پنک باربی فرائیڈ پہنا تھا اور شہزادی لگ رہی تھی حمیرہ نے وردہ کی تصویر کھینچ کے بھائی کو سینڈ کی کیونکہ آخر وردہ اور حمیرا کے درمیان جتنے گلے شکوے سہی لیکن وردہ اس کے اکلوتے بھائی کی بیوی بننے جا رہی تھی حارث وردہ کی تصویر دیکھتے ہی فوراً کھڑا ہو گیا اور لڑکی والوں کے گھر کسی بہانے سے جانے کا سوچا رسم کے بعد وردہ کو اسکے کمرے میں بٹھا دیا گیا باقی سب گھر والے اور گیسٹ ہال میں تھے حارث چپکے سے چھپتے ہوئے وردہ کے کمرے میں آیا وردہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر ڈر گئی اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو زور سے امی کو بلانے لگی حارث نے فوراً اسے خاموش ہونے کا کہا وردہ خاموش ہو جاؤ یار شادی سے پہلے تو بینڈ نا بجو حارث نے اتنی معصومیت سے کہا کہ وردہ کہ ہنسی چھوٹ گئی آپ کیوں آئے یہاں کوئی دیکھ لے گا تو کیا کہے گا کسی اور کا تو نہیں پتا میں یہی کہوں گا کہ اپنی بیوٹیفل مسز کو دیکھنے آیا تھا اب جائیں جلدی سے دیکھ تو لیا ہے یار مسز کچھ شرم سیکھو اپنے مجازی خدا کو بھگا رہی ہو آپ ٹھہریں یہاں میں جا رہی ہوں وردہ باہر کی طرف مڑی حارث نے وردہ کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا اور کہا یار مسز لوگ کیا کہیں گے کہ دو لہن باہر گھوم رہی ہے حارث نے وردہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا آپ نے میرا ہاتھ اسی

طرح پکڑے رکھانہ تو لوگ دیکھ لیں گے اور بہت کچھ کہیں گے وردہ نے چہرے پر شریر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا مسز بڑی بد تمیز ہو گئی ہیں آپ تو پھر حارث نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالی اور گھٹنے کے بل بیٹھ کر وردہ کے ہاتھ میں پہنانے لگا حارث وردہ کو انگوٹھی پہنارہا تھا کہ عنابیہ کمرے میں آگئی حارث اور وردہ دونوں اسکی طرف دیکھنے لگے او تو یہاں پہ یہ کام ہو رہا ہے حارث بھائی چلیں جائیں اور اب بارات سے پہلے نہ آئیے گا حارث چلا گیا تو عنابیہ نے وردہ کی طرف دیکھا واہ بھئی جناب کے ہاتھوں سے رنگ پہنی جا رہی تھی آپ وہ زد کر رہا تھا تو میں کیا کرتی وہ زد کر رہا تھا یا تمہارا دل بھی زد کر رہا تھا عنابیہ نے آنکھ مارتے ہوئے وردہ کو دیکھا جو اس بات پر ہنس پڑی آپ بڑی سمجھدار ہیں آپ ہاں بیٹا سمجھدار بھی ہوں اور چالاک بھی اسلئے اب دونوں بچ کہ رہنارات کو وردہ لیٹی ہوئی تھی کہ اسکے موبائل پر میسج آیا اس نے میسج کھول کر پڑھا تو چہرے پہ مسکراہٹ دور گئی پھر پلک جھپکتے ہی مہندی کی رات بھی آگئی آج پھر حارث نے وردہ کے گھر جانے کا سوچا کیونکہ اسکے ساتھ سیلفی جو بنانی تھی آج اس کام میں اسکی وہاج اور میرب نے مدد کی میرب مہندی کی رسم کے لئے ہال میں لے جانے سے پہلے وردہ کو حمیرہ کے کمرے میں لے گئی جہاں پہلے سے وہاج اور حارث موجود تھے حارث وہاج اور میرب باہر آگئے تاکہ باہر سے کوئی آئے تو پتا چل جائے کیوں آئے ہو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کیا میری جان کیا کروں تمہیں دیکھے بنا چین نہیں ملتا ایک دن صبر نہیں کر سکتے نہیں نا نہیں کر سکتا میرا بس چلے تو میں ابھی تمہیں اٹھا کے لے جاؤں میں جا رہی ہوں وردہ دروازے کی طرف جانے لگی حارث نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا وردہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو حارث نے موبائل میں اسکی تصویر بنالی ادھر سے وہاج نے بھی اس لمحے کو اپنے

کیمرے میں محفوظ کر لیا تھا پھر ان دونوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے وہاں نے کچھ اور تصویریں بنائی اور پھر میرب وردہ کو ہال میں لے گئی جہاں رسم ہو رہی تھی رسم کے بعد وردہ کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا وردہ تھکی ہوئی تھی تو سو گئی اگلا دن پتا ہی نہ چلا اور رخصتی کا وقت آپہنچا وردہ کو پالر میرب اور عنابہ وہاں کے ساتھ لے کر گئے۔ اور واپسی پہ حارث نے پک کیا بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی سٹیج پہ بیٹھے ہوئے حارث نے کئی بار اسکی تعریف کی یار مسز لگتا ہے آج تم مجھے مارنے کا ارادہ کر کے آئی ہو بار بار اسکی طرف دیکھا اور اس کے سر کی بلائیں لی آج حارث اور وردہ کی دنیا مکمل ہو گئی تھی اب دونوں نے ساری عمر ساتھ رہنا تھا ایک دوسرے کا دکھ سکھ کا ساتھ بن کر کہ آج ان دونوں کے علاوہ ایک اور رشتہ بھی جڑ گیا تھا جو طلال اور علشہ کا رشتہ تھا جو بڑوں کی مرضی سے ہو رہا تھا پورے گھر میں خوشیوں کا سماں تھا۔

از قلم: عروسہ یوسف آج حیدر اور حمیرا کی شادی کو پورے چار سال گزر چکے اور حارث اور وردہ کے نکاح کو بھی وردہ کی ایف ایس سی مکمل ہو چکی ہے۔ اب وہ 4th year میں ہے عنابہ کا بیٹا بھی تین سال کا ہے آج حیدر کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے جو کہ وردہ کا بھتیجا اور حارث کا بھانجا ہے اسلئے آج حارث کی پوری فیملی بھی وردہ کے گھر آئی ہوئی ہے سب بہت خوش ہیں وردہ ہال میں سب کے ساتھ بیٹھی تھی کہ ابراہیم (عنابہ کا بیٹا) وردہ کا موبائل لے کر آیا آئی آئی اس نے اپنی پیاری سی زبان میں وردہ کو متوجہ کیا جی آئی کی جان؟ آئی موبائل بچ لیا ہے وردہ نے موبائل کی طرف دیکھا تو رد (وردہ کی بیسٹ فرینڈ) کی کال تھی۔ وردہ نے موبائل پکڑا اور اپنے کمرے میں چلی گئی وردہ رد اسے بات کر پانی پینے کے لئے کچھ کی طرف آئی

تو حارث بھی کچن میں موجود تھا ورنہ اسکو وہاں دیکھ کر پیچھے پلٹنے لگی کہ حارث نے کہا کیسی ہو ورنہ؟ ٹھیک ہوں سر سری سا جواب دے کر ورنہ کچن سے نکل گئی یہ اسکی شرم ہے یا یہ کچھ اور؟ حارث نے سوچا ورنہ باہر آئی تو حیدر نے کہا ورنہ مجھے چائے بنا دو سر میں بہت درد ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دوبار کچن میں جانا پڑا جہاں پہلے سے وہ شخص موجود تھا جس پہ اسے شدید غصہ تھا ورنہ کو دوبارہ کچن میں دیکھ کر پوچھا کیا بنانا ہے میں ہیلپ کر دوں نہیں شکریہ میں کر سکتی ہوں خود ورنہ نے انتہائی غصے سے کہا تو حارث کو اسکا رویہ بُرا لگا وہ کچن سی خاموشی سے چلا گیا حمیرا کے کمرے میں جا کر اسکے موبائیل سے ورنہ کا نمبر لیا اور ہال میں آگیا آپنی میں گھر جا رہا ہوں کیوں کیا ہوا اتنی جلدی کیوں جا رہے ہو؟ بس آپنی کچھ کام ہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا * * ورنہ باتھ روم سے نہا کر آئی تو اسکے موبائیل کی میسج ٹون بار بار بج رہی تھی بالوں کو کیچر لگا کے سائیڈ پہ کر کہ ورنہ نے موبائیل اٹھایا کسی unknown نمبر سے 30 میسج آئے ہوئے تھے تھے جس میں سے 25 شاعری کے تھے اور 5 کیا حال ہے، کیسی ہو کے تھے موبائیل پر کال آنے لگی تو ورنہ نے کال کاٹ کر میسج کیا کون ہو آپ اور کیا مسئلہ ہے کیوں میسج کر رہے ہیں موبائیل پر میسج آیا میں حارث ہوں کون حارث میں کسی حارث کو نہیں جانتی کیا تم واقعی کسی حارث کو نہیں جانتی؟ ایک بار کہا تو ہے نہیں جانتی سمجھ میں نہیں آتی کیا بات؟ اوکے۔ حارث کو لگا ورنہ اس سے مزاق کر رہی ہے پھر اب جان جاؤ گی کیونکہ اب ہم روز بات کریں گے۔ او مسٹر میں کسی اجنبی سے بات نہیں خاص طور پر مرد سے تو بالکل نہیں تو یہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں بات کروں گی تم سے! پہلی بات تو یہ کہ مس ورنہ میں کوئی اجنبی

نہیں اور آپکے لئے تو بالکل نہیں محرم ہوں آپ کا دوسری بات یہ کہ آپکو کسی نامحرم مرد سے بات کرنی بھی نہیں چاہیئے۔ آپ نے میرا نمبر

کہا سے لیا اور یہ کیا طریقہ ہے کسی کو تنگ کرنے کا

وردہ میں شوہر ہوں تمہارا اور بات کرنے کا حق ہے مجھے

زبردستی کے رشتے کو میں نہیں مانتی اور نہ ہی میں نے کبھی آپکے لئے کچھ اچھا فیل کیا آپکو سوچ کر مجھے صرف اور صرف غصہ آتا ہے اور کچھ نہیں اور میں بات نہیں کرنا چاہتی آپ سے بائے تم چاہو یا نہ پر میرا حق ہے اور میں کروں گا بات زبردستی حق جتانے والے زہر لگتے ہیں مجھے مسٹر۔ تمہیں تو میں ویسے بھی زہر لگتا تو پھر اس طرح ہی سہی زہر کا گھونٹ تو بھرنا پڑے گا اور تم سے بات کرنے سے مجھے نہ کوئی اور روک سکتا ہے نہ تم خود۔ وردہ نے میسج پڑھ کہ غصہ میں موبائیل زور سے بیڈ پر پٹخ دیا بد تمیز، خود غرض شخص وردہ نے دل ہی دل میں حارث کو القابات سے نوازا اس طرح روز صبح دوپہر اور شام تینوں ٹائم وردہ کے باس حارث کے میسج آنے لگے وردہ رپلائے نہیں کرتی تھی کبھی کوئی ایک میسج غصہ سے کر دیا تو کر دیا ورنہ نہیں کرتی تھی وردہ کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہتی بھی تو کیا حاصل کہ حارث کو تو قانونی اور شرعی حق حاصل تھا بس خاموش ہی رہی ایک دن حارث کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وردہ کی امی نے اسے حارث سے کال پہ اسکی حالت پوچھنے کا کہا وردہ نے پتھر دل کے ساتھ نمبر ملا یا دوسری طرف سے نمبر سٹینڈ کر کے حارث نے فوراً کہا اگر مجھے پتا ہوتا میرے ایکسیڈنٹ ہونے پہ تم پریشان ہو کہ فوراً مجھے کال کرو گی تو میں تو روز ایکسیڈنٹ اپنا کروالوں وردہ نے دل ہی دل میں اسے گوسا پاگل شخص امی تم سے

بات کرنا چاہ رہی تھی گویا اسے باور کرایا ہو کہ امی نے کال کی میں نے نہیں حارث کو وعدہ کارو کناپن بہت بُرا لگا ورنہ امی کی بات کروا کہ موبائیل لے کر کمرے میں چلی گئی

اس طرح تین مہینے گزر گئے لیکن حارث کے میسجز میں کوئی کمی نہ آئی ورنہ کونہ چاہتے ہوئے بھی حارث کے میسجز کی عادت ہونے لگی کیونکہ مسلسل دستک سے تو پتھر دل بھی موم ہو جائے پھر ورنہ تو ویسے بھی موم کی طرح تھی ورنہ کو حارث کے میسج کا انتظار رہنے لگا اب وہ بھی اسکے میسج کا روز تو نہیں لیکن کبھی کبھی جواب دینے لگی ورنہ کے اندر آہستہ آہستہ حارث کی محبت کا پھول کھل رہا تھا اسے محبت ہو رہی تھی اور کیوں نہ ہوتی حارث نہ صرف اسکا شوہر تھا بلکہ بہت خوبصورت مرد تھا ایسا کہ جسے پانے کی ہر لڑکی کو خواہش ہو لیکن دوسری طرف اب حارث کو لگنے لگا کہ ورنہ مجبوری کا میسج کرتی ہے مجبوری کا رشتہ نبھا رہی ہے اسلئے اس نے اب اسے میسج کرنا کم کر دیئے

*

*

*

میرب ہال میں لیکچر اٹینڈ کر رہی تھی کہ کہ اسکی ماما کا میسج آیا میرب تمہارے چاچو کا بیٹا وہاں پاکستان سے آج آسٹریلیا آ رہا ہے تم یونیورسٹی سے سیدھا اسے پک کرنے ایئر پورٹ چلی جانا اسکے ساتھ اسکا ایک دوست بھی ہے تو خاص خیال رکھنا تمہارے بابا نے مجھے بار بار تلقین کی ہے میں آفس میں کچھ بزی ہوں اسلئے دیر سے آؤں گی لیکن تم وقت پہ چلی جانا اوکے ماما ڈونٹ وری میرب نے رپلائے دیارائٹ بارہ بجی میرب اپنی دوست رانیہ کو لے کر ایئر پورٹ پر تھی وہاں اور اسکے دوست کو پک کرنے میرب پورے پانچ سال بعد وہاں سے مل رہی تھی اور بڑی پرتپاتی سے ملی وہاں کے بعد اس نے حارث کی طرف دیکھا

وہاں نے دونوں کا تعارف کروانا لازمی سمجھا میرب یہ حادثہ ہے میرا جگری دوست اور حادثہ یہ میری کزن میرب دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور دو چار باتیں کیں پھر میرب ان دونوں کو لے کر گاڑی کی طرف گئی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے گھر پہنچ کر وہ کچن سے سوفٹ ڈرنکس لینے چلی گئی لے کر آئی تو وہاں نے کہا یار میں نے تو نہیں اپنی خواہ مخواہ میں لے آئی وہاں آپکے لئے کون لایا ہے میں تو آپکے اس ہینڈ سم دوست کے لئے لائی ہوں مجھے پتا ہے آپ میں بوڑھی روح ہے لیکن یہ نوجوان مجھے خوشمزاج لگ رہے ہیں میری طرح اپنے بارے میں سن کر حادثہ نے میرب کی طرف دیکھا اور ہنس دیا واہ بھی میرب! میرے دوست کے آتے ہی میری تعریفیں ختم پہلے تو مجھ سے زیادہ کوئی ہینڈ سم نہ تھا وہاں نے مزاحیہ انداز میں کہا تو تینوں ہنس پڑے کچھ دیر بعد وہ لوگ اپنے کمرے میں چلے گئے حادثہ کمرے میں آیا اس نے اس امید کے ساتھ موبائل چیک کیا کہ شاید وردہ نے اسے مس کیا ہو اور کوئی میسج بھیجا ہو لیکن اسکا کوئی میسج نہ تھا ہوتا بھی کیسے اسے کونسا پتا تھا کہ حادثہ ملک سے باہر ہے وہ تو خود وہاں پہ حادثہ کے میسج کا انتظار کر رہی تھی بے صبری سے حادثہ نے مایوسی کے ساتھ موبائل بیڈ پر پٹخ دیا اسکی یہ حرکت میرب نے گزرتے ہوئے دیکھ لی تو کمرے میں آئی OMG اتنا غصہ ہینڈ سم!

لیکن قسم سے لگ بہت پیارے رہے ہو غصے میں چلو آؤ ہم ساتھ بیٹھ کے مووی دیکھتے ہیں چونکہ میرب آسٹریلیا میں رہتی تھی اور وہی کے کلچر میں پلی بڑھی اسلئے وہ لوگ نامحرم مرد کے ساتھ گھلنے ملنے کو غلط نہیں سمجھتے میرب نے حادثہ کو بازو سے پکڑا اور ہال میں لے گئی حادثہ کو میرب بہت انٹر سٹڈ لڑکی لگی حادثہ میرب کے ساتھ فلم دیکھنے بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد موبائل پر رنگ بجی حادثہ نے دیکھا تو وردہ کی

کال تھی اس نے سمجھا کہ گھر میں سے کسی کے کہنے پر کر رہی ہے اسلئے موبائیل رکھ دیا اور فلم دیکھنے بیٹھ گیا میرب کچن سے جا کر کولڈر نکس اور چپس اٹھالائی دونوں نے ساتھ بیٹھ کر مووی دیکھی اور تقریباً دو گھنٹے بعد اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے حارث کا دن آج بہت اچھا گزرا تھا کہ اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ وردہ کی کال آئی تھی اسکے نمبر پر۔ صبح کو حارث سویا ہوا تھا کہ وہاں آیا اور اسے اٹھانے لگا بے یار آٹھ لے جلدی آج فرسٹ میٹنگ ہے آفس میں اور دیر ہو رہی ہے یار تو تھوڑی دیر صبر کر میں اٹھتا ہوں پھر چلتے ہیں تھوڑی دیر نہیں صرف پانچ منٹ ہیں تیرے پاس تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر آ جاؤ کے یار آ رہا ہوں حارث اٹھا اور باتھ روم میں فریش ہونے چلا گیا شام کو دونوں خوشی خوشی واپس لوٹے کیونکہ آسٹریلیا میں کلائنٹ کے ساتھ انکی پہلی میٹنگ تھی اور بہت کامیاب رہی میرب نے دونوں کو اتنا خوش دیکھا تو کہا یار فرینڈز اس خوشی کا راز ہمیں بھی بتاؤ تا کہ ہم بھی خوش ہو سکیں ڈیر کزن یہ خوشی تو ہماری محنت کی ہے تمہیں کیوں بتائیں وہاں نے ہنستے ہوئے کہا وہاں مجھے تم سے اسی جواب کی ہی امید تھی نا بتاؤ تم مجھے ہینڈ سم بوائے بتائے گا میرب نے کہا وہاں کی ہنسی چھوٹ گئی کزن پہلی بات تو یہ کہ حارث صاحب مرد ہیں بوائے نہیں اور یہ جناب دوستوں سے دغا بازی نہیں کرتے تمہاری طرح ابے یار جب سامنے اتنی خوبصورت حسینا ٹھہری ہو تو دغا بازی کرنا ہی پڑتی ہے حارث نے ہنستے ہوئے کہا اور میرب کو بات بتادی خوبصورت حسینہ والی بات پر تینوں کے قہقہے بلند ہو گئے اس بات پر ٹریٹ تو بنتی ہے چلو آج دونوں مجھے ٹریٹ دو اوکے میڈم جو حکم دونوں نے سر جھکا کر کہا آج شام تینوں نے فائیو سٹار ہوٹل میں مل کے ڈنر کیا * * * *

وردہ دن رات حارث کے ایس ایم ایس کا انتظار کرنے لگی لیکن حارث تو جیسے وردہ کو بھول ہی چکا تھا وردہ کو تو یہ بھی نامعلوم تھا کہ حارث ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور نا ہی وہ بھابھی سے پوچھ سکتی تھی کیونکہ نہ تو دونوں میں اتنی انڈر سٹینڈنگ تھی اور نہ وردہ کو سہی لگا پوچھنا اور اب تو حمیرا نے چھوٹی چھوٹی بات پر گھر میں لڑائی کرنا شروع کر دی وہ ناصرف اپنے شوہر کے سارا دن کان بھرتی بلکہ اگر کوئی چھوٹی سی بات ہوتی تو اسے بہت بڑا کر کے فون پہ حارث کو بتاتی تھی۔ حارث اس وجہ سے بھی وعدہ سے کچھ دور دور رہنے لگا۔ کچھ سوچتے ہوئے وردہ نے موبائل اٹھایا اور حارث کا نمبر ملایا تیسری بیل پر فون اٹھالیا گیا اسلام علیکم! حارث میں وردہ بات کر رہی ہوں جی بولو اب کس نے بات کرنی ہے مجھ سے؟ حارث نے روکنے انداز میں پوچھا کیا میں نہیں کر سکتی؟ جہاں تک میں تمہیں جانتا ہوں تم مجھے بغیر کسی کام کے کال نہیں کر سکتی اسلئے جلدی بتاؤ کام کیا ہے؟ میرے پاس ٹائم نہیں ہے زیادہ امی پوچھ رہی تھی کہ آجکل آتے نہیں ہو ہمارے گھر خیریت ہے؟ اور کوئی بات نہ سو جھی تو وردہ نے یہی بہانہ بنالیا میں جانتا تھا تم نے اپنی مرضی سے نہیں کی کال اسلئے میں اب فون رکھ رہا ہوں اور براہ مہربانی اب مجھے بے وجہ ڈسٹرب نہ کرنا اور میڈم آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں آسٹریلیا میں ہوں آپ نے یہ بات گھر میں بتائی تو ہوگی لیکن آپکو کچھ فرصت ہو تو ادھر ادھر کی پتا چلے حارث آ بھی جاؤ میں کب سے تمہارا انتظار ٹھہری ہوں پیچھے سے میرب کی آواز آئی بائے داوے میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ لنچ پہ جانا ہے اسلئے میں کال کاٹ رہا ہوں وردہ نے حارث کے قریب کسی لڑکی کی آواز سنی تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسکے دل پر بھاری پتھر گرادیا ہو حارث اتنا مجھ سے کھنچا کھنچا کیوں رہنے لگا ہے اور اسکے پیچھے کون لڑکی تھی جسکی وجہ

سے اس نے مجھے نظر انداز کر دیا کیا حارث اب مجھ سے محبت نہیں کرتا؟ ایک ہی ساتھ کئی سوال وردہ کے ذہن میں اُٹھ آئے اسکے ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگے

اللہ اگر میرے دل میں اسکی محبت تو نے پیدا کی ہے تو تو اسے صرف میرا کر دے مولا وہ میرا محرم ہے تو اسکے دل میں میری سچی محبت ڈال دے مولا میں جانتی ہوں میں نے اسکے ساتھ بہت بد تمیزی کی کبھی اپنے اور اسکے رشتے کا بھرم نہیں رکھا لیکن مولا میں نہ سمجھ تھی مولا اگر اب تو نے اسکی محبت میرے دل میں ڈالی ہے تو پھر مجھ پر رحم کر مولا میں گناہ گار ہوں اور تو گناہ گاروں کی بھی سنتا ہے اسلئے میری دعا قبول فرما مولا تیرے اور بہت اُن گنت احسان ہیں ایک اور کر دے اللہ اسے صرف میرا کر دے وردہ نے اللہ پاک سے گرجا کر دعا مانگی

وردہ کو مسلسل آوازیں دیتے دیتے جب وردہ نے نہ سنی تو اسکی امی اسکے کمرے میں آگئی وردہ کو اس حالت میں دیکھ کر اسکی امی نے فوراً اسے گلے سے لگا لیا وردہ کیا ہو امیری جان تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟ وردہ امی سے اپنی حالت چھپانے پائی اور زار و قطار رو دی امی نے اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا پانی پلایا اور کہا کیا ہو امیری جان مجھے بتاؤ میں ابھی زندہ ہوں تم نے کس بات کی ٹینشن لی ہوئی ہے؟ امی امی حارث مجھ سے بات نہیں کرتا وہ آسٹریلیا میں ہے اور مجھے بتانا تک لازمی نہیں سمجھا

وردہ کی امی کو بات سمجھ نہ آئی تو کہا امیری جان میں جانتی ہوں تم اس رشتے کے لئے راضی نہیں تھی اگر تم اس شادی کے لئے راضی نہیں ہو تو کوئی بات نہیں تم پریشان نہ ہو میں تمھارے ابو سے بات کروں گی

ابھی صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں ہم یہ رشتہ یہی ختم کر دیتے ہیں لیکن تم ٹینشن نہ لیا کرو تمہیں اور عنابیہ کو پریشان دیکھتی ہوں تو میری جان جانے لگتی ہے حمیرہ نے پاس سے گزرتے ہوئے ان دونوں کی آدھی ادھوری بات سن لی اور اسے ایک نیا جھگڑے کا موقع مل گیا * * *

اماں کیا کر رہی ہیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ ریٹ کریں بھائی کا کمرہ میں صاف کروادیتی ہوں علشبہ نے رکیہ بیگم سے کہا بیٹا اچھے سے صاف کروادینا تمہیں پتا ہے تمہارے بھائی کو بے ترتیبی پسند نہیں ہے اور خانساں سے کہہ کہ کھانا بھی بنواؤ تمہارا بھائی پہنچنے والا ہو گا امی ابھی بھائی کو گئے ہوئے پندرہ دن بھی نہیں ہوئے اور آپ کو اتنی یاد آرہی ہے اتنا اہتمام کروارہی ہیں میرا بیٹا ہے ہی اسی لائق ماں کی بیماری کا سن کے دور دیس سے سارے کام چھوڑ کر آرہا ہے ہاں اماں یہ تو ہے بھائی لاکھوں میں ایک ہیں ان جیسا نہ کوئی ہوا ہے نہ ہو گا علشبہ اور رکیہ بیگم کی باتوں کے درمیان ناجانے کب سے وہاں ربانی آ کے کھڑا ہو گیا کسی کو پتا ہی نہ چلا کل رات کو امی کی طبیعت کی خبر سن کر وہاں نے فوراً وطن واپسی کی ٹکٹ کروالی تھی آفس کا سارا کام حارث کو سمجھا دیا تھا اور اسکے ذمے کر آیا اور ادھر میرب اور اسکے گھر والوں کو حارث کا خیال رکھنے کی بہت تلقین کی علشبہ کی نظر بھائی پر پڑی تو فوراً محبت اور احترام سے کھڑی ہو گئی بھائی کو سلام کیا اور بھائی کے لئے کچھ ٹھنڈا لینے چلی گئی اماں کیسی ہیں آپ آپ کی طبیعت کیسی ہے ماں کے ہاتھوں پر محبت سے بوسا دیتے ہوئے وہاں نے پوچھا میرا بیٹا آ گیا ہے نہ اب بس میں ٹھیک ہوں تم چلو فریش ہو لو پھر علشبہ کھانا لے کر آرہی ہے اوکے باس! حارث نے پیار سے ماں کی طرف دیکھ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کہا دس منٹ بعد حارث نہا کر آیا تو اسکا کھانا اسکی امی کے ساتھ بیڈ پر رکھا تھا حارث نے بال سیٹ

کئے اور ماں کے ساتھ آکر بیٹھ گیا یعنی آج مجھے میری پیاری امی جان اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گی کھانا بھائی
امی نہ یہ عنایتیں صرف آپ پر ہی کرتی ہیں میں تو جیسے ان کی بیٹی ہی نہیں علشبہ نے مزاحیہ طور پر منہ
بناتے ہوئے کہا تم دونوں ہی میری جان ہو تم دونوں کے علاوہ میرا ہے ہی کون نہیں امی ویسے علشبہ سچ کہہ
رہی آپکو مجھ سے کچھ زیادہ ہی پیار ہے آپ وشبہ سے نہیں کرتیں پیار وہاں نے علشبہ کو تنگ کرنے کے
لئے امی کی طرف ہنستے ہوئے کہا اچھا چلو اب چپ کر کے کھانا کھا لو پھر میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے
امی کیا بات ہے آپ ابھی کہیں جو کہنا ہو نہیں بیٹا پہلے تم کھانا کھا لو اوکے امی حارث کھانا کھانے لگا حارث
کھانا کھا کر فارغ ہوا تو امی نے بات شروع کی بیٹا میں چاہتی ہوں اب تم شادی کر لو زندگی کا کوئی پتا نہیں
کب بلاوا آجائے اللہ کی طرف سے میں تمہارے سر پر سہرہ سجا ہو دیکھنا چاہتی ہوں امی کیسی باتیں کر رہی
ہیں اللہ آپکی لمبی عمر کریں آپ کا سایہ ہمارے اوپر تا قیامت سلامت رکھے رہی بات شادی کی تو امی میں
پہلے علشبہ کا فرض اچھے طریقے سے نبھانا چاہتا ہوں میں ابو کے آخری وقت جو ان سے وعدہ کیا تھا امی وہ تو
پورا کروں میری جان تم اپنی شادی کے بعد بھی اسکا فرض پورا کر سکتے ہو اور ویسے بھی وہ تم سے سات
سال چھوٹی ہے ابھی اسکی نہیں تمہاری عمر ہے شادی کی امی کیا بھروسہ کہ اگلی جو آئے میری بیوی بن کہ
وہ مجھے میرے فرض سہی طریقے سے انجام دینے دے گی کہ نہیں مجھے بھروسہ ہے میرا بیٹا اپنا ہر فرض
بہتر طریقے سے انجام دیتا ہے اور آگے بھی پوری ایمانداری سے ہر فرض نبھائے گا اور بیٹا میں نے جو
تمہارے لئے لڑکی سوچی ہے وہ کونسی غیر تم لوگوں کا اپنا خون ہے اور تم لوگوں سے محبت بھی کرتی ہے
امی آپ کس کی بات کر رہی ہیں وہاں میں میرب کو تمہاری دلہن بنانا چاہتی ہوں وہاں کے چہرے پر

مسکراہٹ چھائی وہ تو ٹھیک ہے ام لیکن کیا وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی بھی ہے یا نہیں اور کیا چاچو اور چچی جان اس رشتے کے لئے رضامند ہوں گے؟ کیوں نہیں ہوں گے راضی میرا بیٹا شہزادہ ہے کوئی کم تھوڑی ہے اور رہی بات میرب کی تو اس سے بھی پوچھ لیں گے امی شہزادہ تو میں آپکی نظر میں ہوں باقی دنیا پتا نہیں مانے یا نہ اچھا امی میرب سے شادی کا میں خود پوچھوں گا آپ چاچو اور چچی سے بات کریں اوکے میرے شہزادے

*

*

*

جولائی کا مہینہ تھا اور آفس کا کام ختم ہونے میں باقی ایک مہینہ رہتا تھا حارث کمرے میں بیٹھالیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا کہ میرب چائے لے کر آئی تم کیوں چائے بنا آئی خوا مخواہ میں زحمت کی میرا بھی دل نہیں کر رہا پینے کا میں نے سوچا تم صبح سے کام کر رہے ہو اور تھکے ہوئے ہو گے اسلئے بنالائی لیکن چلو نہیں پینا تو کسی ملازم کو دے دیتی ہوں میں حارث کو یہ لگنے لگا تھا کہ میرب اس میں انٹر سٹ لے رہی ہے اس وجہ سے وہ بھی کچھ زیادہ اسکی طرف متوجہ ہونے لگا تھا کتنی اچھی ہو یا تم میرا اتنا خیال رکھتی ہو تمہارے ہاتھ کی ایک چائے تو کیا میں کئی چائے کے کپ میں بغیر شوق کے پی جاؤں میرب نے حارث کے لہجے پر توجہ نہ دی اسے لگا کہ وہ ایزاے فرینڈ ایسا کہہ رہا لیکن حارث تو کسی اور وجہ سے کہہ رہا تھا حارث میرب سے محبت تو نہیں لیکن اس میں دلچسپی لے رہا تھا اس لئے کہہ رہا تھا اس دوران اسے وردہ تو جیسے بھولتی جا رہی تھی اوکے پی لو ویسے بڑے ڈرامے باز ہو تم ہینڈ سم ہائے ہینڈ سم بھی اور ڈرامے باز بھی ایک خطاب دونہ بیوٹی کوئین اتنے میں میرب کے موبائل کی رنگ بجنے لگی اچھا چلو حارث تم پی لینا چائے میری کال آرہی

ہے میں جارہی ہوں اوکے ڈیر کتنی اچھی ہے نایہ اور ایک وردہ ہے جسے اپنے علاوہ کسی کا نہیں پتا لیکن اب جو بھی کرے وہ میری بلا سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا حارث نے دل ہی دل میں کہا تقریباً رات کے 11 بج رہے تھے حارث نے لائیٹ آف کی اور سو گیا

صبح اٹھا تو اسکی نظر موبائل پر پڑی تو حمیرا کی 20

مس کالز آئی ہوئی تھی اس نے فوراً کال بیک کیا دوسری طرف سے پہلی ہی بیل پر کال پک کر لی گئی اسلام علیکم آپ کی کیا حال ہے؟ چھوٹو کیسا ہے؟ میرے بھائی میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو الحمد للہ میں بھی ٹھیک آپ کی گھر میں سب کیسے ہیں آپ؟ میرا پیارا بھائی تُو ان لوگوں کی خبر پوچھ رہا ہے جو تجھ سے رشتہ توڑنا چاہتے ہیں جو تمہیں بالکل اہمیت نہیں دیتے کیا مطلب ہے آپ کی کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ صاف صاف کہیں حمیرا نے آدھی سنی بات مرچ مصالحہ لگا کر بھائی کو بتادی وہ تو پہلے وردہ سے بدگمان ہو بیٹھا تھا فوراً کہا آپ میں صرف آپ کی خاطر چپ ہوں میرے بھائی میں جانتے ہوئے تمہیں جہنم میں نہیں دھکیل سکتی تم میری فکر نہ کرو حیدر اپنے گھر والوں کے کرتوت کو جانتا ہے تو پھر آپ وہ کیا رشتہ ختم کریں گے ہم ہی یہ رشتہ ختم کر دیں گے میں آسٹریلیا سے آجاؤں ایک مہینے تک پھر یہ ساری بات ہی ختم کرتا ہوں حارث کا دل تو اب آسٹریلیا میں لگنے لگا تھا اب اسے وردہ کہاں پسند آئی تھی حارث نے فون رکھ دیا اور آفس کی تیاری کر کے آفس روانہ ہو گیا شام کو اس نے میرب کے ساتھ ڈنر پر جانے کا پلان بنایا آج میرب کی یونی کی کلاسز سیکنڈ ٹائم تھی اسلئے اس نے 7 بجے فری ہونا تھا شام کو حارث نے بلیک پینٹ شرٹ پہنی اور گلے میں بلیک مفلر جو اسکے خوبصورت چہرے پر بہت بیچ رہی تھی گاڑی (وہاج کی گاڑی جو کہ اس نے آسٹریلیا میں لی ہوئی

تھی کیونکہ اکثر کام کے سلسلے میں وہ یہاں آتا تھا) کی چابی اٹھائی اور میرب کی یونیورسٹی کی طرف روانہ ہو گیا یونیورسٹی سے اس نے میرب کو پک کیا اور ریسٹورنٹ کی طرف روانہ ہو گئے ہینڈ سم آج تو تم کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہے ہو کا کو مارنے کا ارادہ ہے؟ بیوٹی کوئین پہلے تو میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اب سوچ رہا ہوں تمہیں ہی مار دوں دونوں ہی ہنس پڑے ویسے بیوٹی کوئین تم بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو اچھا کتنی؟ میرب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا اتنی کے دل کر رہا ہے بھگالے جاؤں پھر خیال کرنا کہیں تمہارا دوست تمہارا قتل ہی نہ کر دے میرب نے ہنستے ہوئے کہا حادثہ کو میرب کی بات کا مقصد سمجھنا آیا سو وہ بھی ہنس دیا اسی طرح دن گزرتے پتا ہی نہیں چلا اور پندرہ دن گزر گئے

*

*

*

وردہ ٹیرس پہ بیٹھی موبائل میں حادثہ کے کئے ہوئے پچھلے میسج پڑھ رہی تھی "وردہ تم مجھ سے محبت کرونا کرو میں مرتے دم تک کروں گا" "تم پر صرف میرا حق ہے اور یہ حق میں کسی کو چھیننے نہیں دوں گا خود تمہیں بھی نہیں چھیننے دوں گا" "i love u warda". اس طرح کے کئی جذباتی باتیں اور وعدے تھے جو حادثہ نے اپنی طرف سے وردہ سے کئے تھے لیکن اب تو شاید وہ بھول ہی چکا تھا سب وردہ نے حادثہ کی بھیجی ہوئی شاعری پڑھی کچھ دور ہمارے ساتھ چلو ہم دل کہانی کہہ دیں گے سمجھنا جسے تم آنکھوں سے

وہ بات زبانی کہہ دیں گے

اظہارِ وفا تم کیا جانو

اقرارِ وفا تم کیا جانو

زکر کریں گے غیروں کا

اور اپنی کہانی کہہ دیں گے۔

u warda meri mrs.meri jan4

میج پڑھ کے وردہ کی آنکھوں سے پانی آگیا اسے حارث کی یادستانے لگی پھر فوراً اس نے حارث کو کال کرنے کا فیصلہ کیا پہلے اس نے سوچا تھا کہ حارث کو اپنے دل کی بات شادی کے بعد بتائے گی لیکن اب اسکی بدگمانی اور بدلتا رویہ دیکھ کر اسے سب بتانے کا سوچا اس نے نمبر ملا یا تو تیسری ہیل پر کسی لڑکی نے نمبر اٹھایا وردہ کی تو جیسے پاؤں سے زمین نکل گئی دوسری طرف سے میرب جو کہ حارث کو کھانے کے لئے بلانے آئی تھی اسکا فون مسلسل بجتا دیکھ کر اٹھالیا اور بار بار پوچھ رہی تھی کہ کون ہیں آپ حارث واش روم گیا ہے میں بتا دوں گی آئے گا تو لیکن وردہ کے اندر تو جیسے زبان ہی نہ رہی تھی بس مسلسل اس کے آنسوؤں تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے میرب نے کال کاٹ دی۔ وردہ نے دکھتے دل کے ساتھ میج ٹائپ کرنا شروع کیا اسلام علیکم حارث! کیسے ہو امید کرتی ہوں کہ ٹھیک ہو گے حارث میں نے آج تم سے ایک بات کہنے کے لئے کال کی پر دوسری طرف لڑکی کی آواز سنی تو فوراً ہی کاٹ دی کیونکہ میں کیسے برداشت کر سکتی کہ تمہارا موبائل کوئی لڑکی پک کرے میں نہیں جانتی وہ لڑکی جس نے کال اٹینڈ کی وہ

کون تھی لیکن پھر بھی جو بھی ہے بہت اچھی ہوگی حارث یہ سچ ہے کہ میں نے ہمیشہ تمہارے ساتھ غلط کیا غلط طریقے سے پیش آئی لیکن وہ میری کم عمری اور نااہلی تھی حارث میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تم سے محبت کروں گی لیکن تمہاری بار بار میرے دل پر دستک سے دل کا دروازہ کھل ہی گیا اور وہ بھی ایسا کھلا کہ شاید کبھی بند ہی نہیں ہو گا حارث تم جہاں بھی رہو چاہے جسکے ساتھ رہو خوش رہو میرے دل میں تمہاری محبت قائم و دائم رہے گی بس مجھ پر ایک مہربانی کرنا کہ میرے نام کے ساتھ سے اپنا نام نہ ہٹانا میرے نام کے ساتھ تمہارا نام جڑا رہے میرے لئے اتنا ہی کافی ہے میسج لکھ کر وردہ نے اینڈ کر لیا دوسری طرف سے پانچ منٹ بعد رپلائے آیا یہ کیا نیا ڈرامہ ہے وردہ میں تمہارے کسی ڈرامے میں نہیں آؤں گا اور ویسے بھی تم خود ہی آزادی چاہتی تھی حارث نے سینڈ کیا وردہ نے رپلائے کیا حارث میں اس وقت نا سمجھ تھی بے وقف تھی لیکن اب مجھے عقل آگئی ہے میرے لئے تمہاری جگہ کسی اور کو دینا ناممکن ہے i'm 100% sure وردہ کہ اس میں بھی تمہارا کوئی مقصد ہو گا اور ویسے بھی نہیں رہ سکتی تو یہ تمہارا مسئلہ ہے میرا نہیں میں نے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور پندرہ دن بعد میرے پاکستان پہنچتے ہی تمہیں پیپر مل جائیں گے طلاق کے وردہ روتی گر گراتی رہ گئی لیکن حارث پر کوئی اثر نا پڑا دن تیزی سے گزرنے لگے اور وردہ روز حارث کو میسج کرتی معافی مانگتی اور رشتہ نا توڑنے کی درخواست کرتی لیکن حارث کی طرف سے ایک ہی جواب آتا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب یہ رشتہ ختم ہو کہ رہے گا وردہ دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی تھی اسکی آنکھوں کے نیچے حلقے پر رہے تھے اسکی امی اسکی ایسی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھی اسلئے انہوں نے ایک دن اسے کمرے میں بلایا امی آ جاؤں؟ ہاں آ جاؤ بیٹا اور اندر سے دروازہ بند کرتی

آؤ دروازہ بند کرتے ہوئے وردہ نے امی سے پوچھا کیا بات ہے امی خیریت ہے؟ ہاں بیٹا میں دیکھ رہی ہوں روز روز تمہاری صحت خراب ہوتی جا رہی ہے آنکھوں کے نیچے بھی حلقے پڑ رہے ہیں کیا بات ہے کیا ابھی تک رشتے والی بات کی ٹینشن ہے بیٹا میں نے کہا تو تھا تمہیں ٹینشن نہ لو میں اور تمہارے ابو تمہارے فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں گے وردہ کے لئے امی سے اب کچھ بھی چھپانا بہت مشکل تھا اور ویسے بھی حارث اسکا محرم تھا اسلئے اس نے امی کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیا امی نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا بیٹا اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا امی مجھے اب کچھ بھی بہتر ہوتا ہوا نہیں لگ رہا اللہ پہ بھروسہ رکھو میری جان اور اللہ سے اپنے اچھے نصیب کی دعا مانگو امی میری دعائیں رد ہو رہی ہیں امی ایک ہفتے بعد مجھے سزا سنادی جائے گی ماؤں کی دعا تو اللہ پاک جلدی سنتے ہیں ضرور قبول کرتے ہیں امی آپ اللہ پاک سے حارث کو میرے لئے مانگ لیں وردہ نے پاگلوں کی طرح روتے ہوئے کہا اور امی کے گلے لگ گئی

*

*

*

وہاج کمرے میں بیٹھا میرب سے بات کر رہا تھا کہ امی کمرے میں آئیں امی آپ نے کیوں تکلیف کی مجھے بلا لیتیں میں آجاتا بیٹا تم سے بات کرنی تھی تو میں نے سوچا میں خود ہی چلی آؤں کیا بات تھی امی بیٹا تم فون پہ جس سے بات کر رہے ہو کر لو امی کوئی نہیں میں اس سے بعد میں بات کر لوں ہاں اگر آپ نی اپنی ہونے والی بہو سے بات کرنی ہے تو کر لیں ہونے والی بہو کیا مطلب کا سے بات کر رہے ہو تم؟ امی نے حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے پوچھا امی میرب مان گئی ہے وہاج نے خوشی سے بتایا امی نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیسے نامانتی میرا بیٹا ہے ہی لاکھوں میں ایک میرا شہزادہ چلو اب مجھے اپنے چاچو کا نمبر

ملا دو میں ان سے پکی بات کر لوں ہاں امی یہ سہی ہے پھر جیسے حادث بھی ادھر ہے ہم چل کر نکاح کر لیتے ہیں ادھر علشہ نے بات سنی تو فوراً بھاگی آئی امی ویسے بھائی ہیں ڈرامے باز پہلے مان ہی نہیں رہے تھے شادی کا ڈرامے کر رہے تھے اب محترم سے صبر ہی نہیں ہو رہا وہاں ہنس پڑا تو رک تجھ سے پوچھتا ہوں بڑی زبان چلنے لگی ہے تیری علشہ بھاگ کہ امی کے پیچھے چھپ گئی رکیہ بیگم نے کال ملائی اور میرب کے رشتے کی بات پکی کی اور اگلے ہفتے نکاح کی ڈیٹ کا فائنل کیا سب باتیں فون پر ہی پکی ہو گئیں اب سب کو اگلے ہفتے کا انتظار تھا وہاں اپنے کمرے میں آیا اور حادث کا نمبر ملا یا وہ سب سے پہلے یہ خبر حادث کو سنانا چاہتا تھا آخر کار وہ جگری یار تھا اسکا پھر حال احوال پوچھنے کے بعد اس نے حادث کو اگلے ہفتے اپنے آسٹریلیا آنے کی خبر دی اور اسے کچھ دن مزید وہاں رکنے کا کہا حادث نے وجہ پوچھی تو اس نے بس اتنا کہا کہ سرپرائز ہے اگلی صبح وہاں ناشتہ کر کے آفس گیا پھر آفس سے واپسی پہ اپنی امی اور علشہ کی آسٹریلیا کی ٹکٹس بک کرانے چلا گیا واپس آیا تو علشہ شاپنگ پر جانے کے لئے تیار بیٹھی تھی بھائی کو آتا دیکھ کر پہلے کھانا سرو کیا پھر جو س بنا کہ دیا اور پھر کہا بھائی آپکے نکاح میں تو صرف ہم۔ گھر والے ہی ہوں گے لیکن ولیمہ ہم یہاں پر بڑا کریں گے میں اپنی سب فرینڈز کو بھی بلاؤں گی اوکے میری کنڈلی پر نسز جو آپ کا حکم بھائی اصل بات تو آپ نے سنی ہی نہیں اب اور بھی کوئی بات رہتی ہے کیا بھائی آج شام آپ مجھے شاپنگ پر لے کر چل رہے ہیں یاد رکھئے گا۔ واہ بھی مجھ سے پوچھے بغیر ہی مجھے ساتھ لے جانا کا فیصلہ کر لیا ہاں بھائی کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ مجھے انکار نہیں کرتے اور ویسے بھی یہ شاپنگ تو آپ ہی کی شادی کی کرنی ہے نا ہاں بھی آج میں بھی اپنی بیٹی کی طرف سے ہوں آج تم اسے لے کر جا رہے ہو امی نے آتے ہی کہا واہ امی

بہو آئی نہیں اور پہلے سے آپ نے بیٹے کی سائیڈ ختم کر کے بیٹی کی سائیڈ لینا شروع کر دی وہاں نے امی کو پیار سے آنکھ مارتے ہوئے کہا بڑا شریف ہو گیا ہے تو تیری جلد شادی کرنی پڑے گی امی نے اسکے کان پکڑتے ہوئے کہا وہاں امی کی بات پر بے تحاشا ہنس دیا کمرے میں آکر اس نے میرب کو میسج ٹائپ کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی

*

*

*

وردہ کی بی بی ایس سی مکمل ہو چکی تھی آج وردہ کی دوست کی شادی تھی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسے شادی پر جانا پڑا سٹیج پر دلہن کے ساتھ ٹھہری تھی کہ کسی کی تیکھی نظر اپنے اوپر محسوس کی وردہ نے بلیک کلر کا لانگ فرائیڈ پہنا تھا اور بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اپنے اوپر کسی کی نظر محسوس کی تو نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا ایک لڑکا جو کہ اسکی دوست کا کزن تھا اسے مسلسل دیکھ رہا تھا شام ہو چکی تھی اسلئے وردہ نے واپس جانے کا سوچا کیونکہ زیادہ دیر یہاں رکنا مناسب نہ تھا وردہ نے ردا کے کان میں کوئی بات کہی اور واپسی کے لئے گیٹ کی طرف مڑی پیچھے سے کسی نے اسکے دوپٹے کا پلو کھینچا وردہ نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی لڑکا تھا وردہ نے بہت غصے کے ساتھ اپنا ڈوپٹا چھڑوایا سنو مس! آپ مجھے اچھی لگی ہو میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اتنا کہنا تھا کہ وردہ نے ایک زوردار تھپڑ اس لڑکے کے منہ پہ دے ماڑی شرم نہیں آتی مسٹر کسی کی بیٹی، بہن پر لائن مارتے ہوئے and for ur

.kind information mr. I 'm married

کسی کی امانت ہوں میں سمجھ میں آئی بات اتنا کہہ کر وردہ گھر کے لئے روانہ ہو گئی گھر جا کر چیخ کر اپنے لئے چائے بنائی اور موبائل اٹھا کر چھت پر کھلی فضا میں چلی گئی وردہ کو یاد آیا کہ حادثہ کے واپس آنے میں باقی 2 دن ہیں یعنی کہ طلاق ہونے میں بھی جیسے جیسے حادثہ کے واپس آنے کے دن قریب آرہے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی جان سولی پہ لٹکتی جا رہی ہو اگر حالات عام ہوتے تو شاید حادثہ کی واپسی پہ وہ خوش ہوتی لیکن جس طرح کے حالات تھے وہ نہیں چاہتی تھی کہ حادثہ واپس آئے اسے حادثہ کی بہت یاد آرہی تھی وردہ کانوں کو ہینڈ فری لگا کر ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ہو کر بیٹھ گئی اور میوزک سننے لگی پھر اس نے وٹس ایپ کھولا اور گانے کے چند مصرعے جو وہ سن رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسکے دل سے نکل رہے ہیں اس نے ٹائپ کرنا شروع کیا

جدا ہم ہو گئے جاناں، مگر یہ جان لو جاناں..!!

کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا.. چلے آنا..!!

تمہیں میں بھول جاؤں گی، یہ باتیں دل میں نہ لانا...!!

تھا کون میرا ایک تو ہی تھا،

سانسوں سے زیادہ جو ضروری تھا،

تیرے لئے میں کچھ نہیں لیکن

میرے لئے تو میرا سب کچھ تھا

میری جاناں بلا کر کہ یہ باتیں تم ہی کہتے تھے

رہی خوشیاں نہیں میری کہ تم۔ بھی وقت جیسے تھے
یہی تک تھا سفر اپنا تمہیں ہے لوٹ کر جانا
کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا چلے آنا

u Haris 4

Tumhari warda marty dam tk tumhara intzar kry gilkn plz itni
..... dair na krna k tumhy pachtana pr jay

وردہ نے میسج ٹائپ کر کے حارث کو اینڈ کر دیا تقریباً دس منٹ بعد میسج سین ہو گیا تھا لیکن کوئی رپلائے نہ
آیا وردہ نے یہ سوچ لیا کہ اب شاید جدائی ان دونوں کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے وہ اداس دل کے ساتھ
نیچے اپنے کمرے میں آکر سو گئی

*

*

*

آج 2 اگست تھا اور کل حارث کو پاکستان واپس جانا تھا حارث نے میرب کو شادی کے لئے پروز کرنے کا
فیصلہ کیا بھلے ہی وہ میرب سے جنونی محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسے وعدہ سے بہتر سمجھنے لگا تھا اسلئے شادی
کے لئے پروز کرنے کا ارادہ کیا وہ موقع ڈھونڈنے کا سوچ رہا تھا کہ موقع اسے خود ہی مل گیا حارث تم
فارغ ہو مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے کل وہاں والے سب اسٹریلیا آرہے ہیں نا وہاں میں بھول گیا تھا چلو
میں تو فری ہوں لیکن تم تیار ہو کہ آ جاؤ اوکی میں دس منٹ میں آتی ہوں۔ میرب کمرے سے اپنا ضروری
سامان لینے چلی گئی حارث نے راستے میں اسے پروز کرنے کا سوچ لیا پانچ منٹ میں میرب نیچے آئی اور

دونوں روانہ ہو گئے راستے میں دونوں خاموش تھے اس خاموشی کو حارث نے توڑا میرب میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں جی بولو میرب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو تم سے دور جانے کو میرب نے حیرانگی سے حارث کے پاس دیکھا اور زور سے کہا گاڑی روکو حارث کیا ہو میرب؟ میں نے کہا گاڑی روکو میرب نے غصے سے کہا تو حارث نے فوراً گاڑی روک دی کیا ہو ایار کچھ غلط بات تو نہیں کی میں نے تم اپنے دوست کی ہونے والی بیوی کو اپنی بیوی بنانا چاہتے ہو کیا یہ غلط بات نہیں ہے؟ کیا مطلب؟ تم اور وہاں انگیجڈ تو نہیں ہو یا حارث نے کہا چلو اگر تمہیں ہمارے رشتے کا نہیں پتا تو اپنے تو رشتے کا یاد ہے نہ کہ تمہاری ایک عد بیوی ہے پاکستان میں یا وہ بھی بھول گئے ہو اسکا بھی نہیں پتا میرب نے چیخ کر کہا تو پھر وہ سب کیا تھا جو تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی میرا ہر کام کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی میں تمہارے کام اسلئے کرتی تھی کہ وہاں نے مجھے تمہارا خیال رکھنے کا کہا تھا میں تمہاری خوبصورتی کی تعریف کرتی تھی تو جسٹ ایزاے فرینڈ اس سے بڑھ کر نا تم میرے لئے کبھی کچھ تھے نا ہی ہو گے تم جو اپنی بیوی کا نہ ہو سکا وہ کسی اور کا کیا ہو گا اور جو دوسروں کی بہنوں بیٹیوں کے ساتھ غلط کرتا ہے نا اللہ پاک اسے ضرور دکھاتا ہے اللہ کے عذاب سے بچ کے رہو حارث کی تو جیسے آنکھیں کھل گئی تھی گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور معافی مانگنے لگا

مجھے معاف کر دو میرب تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی کہ مجھے لگا تم مجھ میں انٹر سٹڈ ہو اسلئے مجھے ہمت ملی اور میں نے تم سے ایسا کہا کیونکہ وردہ نے تو کبھی ہمارا رشتہ قبول ہی نہیں کیا تھا حارث تم اب بھی غلط کہہ رہے ہو تم جانتے ہو اور میں بھی جانتی ہوں کہ وردہ نے اپنے پچھلے تمام رویوں کی معافی مانگی ہے تم سے

محبت کرتی ہے تم سے تمہیں کیسے پتا یہ سب؟ میں نے تمہارے میسجز پڑھے i know یہ غلط بات تھی لیکن جس دن میں نے تم سے موبائل مانگا تھا تو میں نے تمہارے موبائل سے سر کے پاس اسائنمنٹ کے لئے میسج کیا تھا تبھی پڑھ لئے میرب تم نہیں جانتی اسے وہ ڈرامے باز ہے حارث جانتے تو تم بھی نہیں ہو شاید اسے میرب میری آپنی اسکی بھابھی ہیں لیکن وردہ ہر وقت ان سے لڑتی رہتی ہے اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو آپنی کے ساتھ یوں بے وجہ نا لڑتی رہتی اور میں نے خود اسکے منہ سے کئی بار علیحدگی کا لفظ سنا ہے حارث ایک بات کہوں اگر بُرا نہ لگے تو جی بولو تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بچتی دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح جھگڑے میں بھی جب تک دونوں نہ لڑیں لڑائی نہیں ہوتی اگر وردہ قصور وار ہوگی تو کہیں نہ کہیں تمہاری آپنی کا بھی قصور ضرور ہو گا اور کیا پہلے جب وردہ خود تم سے علیحدگی کا کہتی تھی تب دیکھا تم نے اسے اپنی آپنی سے لڑتے ہوئے نہیں دیکھا تو نہیں تو جب وہ تم سے علیحدہ ہونا چاہتی تھی تب نہیں لڑی تو اب کیوں لڑے گی بے وجہ حارث نے میرب کی بات پر سوچا لیکن وہ طلاق کا تو کہتی تھی ناہاں شاید کہتی ہو لیکن غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے نا تو جب اللہ پاک ہماری غلطیاں معاف کر دیتا ہے تو پھر ہم انسان کیا چیز ہیں مانگ تولی ہے وردہ نے تم سے معافی اب معاف کر بھی دو یا ر اسے اور کل ہمارے نکاح میں شریک ہو پھر پاکستان چل کے ہم تمہاری شادی میں شریک ہوں گے حارث نے حیرانگی سے میرب کی طرف دیکھا کیا کل واقعی میں تم دونوں کا نکاح ہے ہاں یا اب چلو شاپنگ کرنے پھر گھر واپس بھی چلنا ہے اوکے دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے اور شاپنگ مال کی طرف روانہ ہو گئے اب گھر چل کے اپنی بیوی بیچاری کو کال کر لینا نہیں ابھی مسجھی سوچنے کے لئے کچھ وقت چاہئے اتنا وقت نالینا کہ اس

بیچاری کی جان ہی چلی جائے اگلے دن وہاں اور میرب کا نکاح ہو گیا تھا سب بہت خوش تھے کچھ سوچ کر حارث نے میرب کے ساتھ اسکے شادی کے جوڑے میں سیلفی لی اور وردہ کو وٹس ایپ پہ سنڈ کر دی کل سب نے پاکستان واپس چلے جانا تھا شام کو حارث کمرے میں آیا اور وٹس ایپ. جہاں وردہ نے اسکے ساتھ میرب کی تصویر دیکھ لی تھی اور کچھ غلط سمجھ کے یہ میسج کیا

"تو آخر کار سزا سنا ہی دی تم نے مجھے میری منتیں میری محبت کسی چیز کا تم نے نہیں سوچا میں معافی مانگتی رہ گئی لیکن تم نے معاف نہ کیا میرا گناہ اتنا تو بڑا نہ تھا ارے جب اللہ معاف کر دیتے ہیں گناہ گار سے گناہ گار انسان کو تو تم نے کیوں معاف نہیں کیا کیوں؟؟؟ جب ایسے بدلنا ہی تھا تو میرے دل میں اپنی محبت کیوں جگائی کیوں مجھے یہ احساس دلایا کہ میں تمہارے لئے بہت خاص ہوں تم صرف میرے ہو؟ جواب دو مجھے آخر کیوں کیا ایسا؟" اس میسج کے ساتھ وردہ نے ایک شعر بھیج دیا

"کوئی دستک نہ کوئی آہٹ تھی

مدتوں سے وہم کا شکار تھے ہم" اپنے لئے وردہ کے دل میں اتنی محبت دیکھ کر حارث بہت خوش ہوا ایسی ہی محبت تو وہ وردہ کے دل میں دیکھنا چاہتا تھا اپنے لئے اب اسے بس واپسی کا انتظار تھا کیونکہ اب اسے ہمیشہ کے لئے وردہ کے ساتھ رہنا تھا

*

*

*

وردہ دو دن سے ناکچھ کھا رہی تھی ناپی رہی تھی خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا گھر والے سب اسکی اس حالت سے پریشان تھے نا ہی وہ کسی کو کچھ بتا رہی تھی. شام کو وردہ کی امی آئی اور کھانا کھانے کے لئے

بلانے لگی امی آپ کھالیں بھابھی کے ساتھ بیٹھ کر مجھے بھوک نہیں ہے میں نے تمہارے ساتھ ہی کھانا ہے اور ویسے بھی تمہاری بھابھی کا بھائی آسٹریلیا سے آیا ہے تو وہ اس سے ملنے گئی ہوئی ہے وردہ کی تکلیف اور بڑھ گئی اس نے امی کی ساتھ بیٹھ کے دو حوالے کھائے اور واپس کمرے میں چلی گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو میسج کیا کیا اتنی سزا کافی نہیں تھی کہ تم کسی اور کے ہو گئے اب مجھے جان سے مارنا ہے کیا جو اپنی بیوی کو پاکستان لے آئے حارث نے میسج پڑھا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی اس نے وردہ کے میسج کا رپلائی کیا ڈیرے وردہ تم ٹینشن نہ لو میں اپنی بیوی جان کو تمہارے سامنے نہیں لے کے آؤں گا کیلا ہی آؤں گا وردہ نے میسج پڑھا تو غصے سے موبائل آف کر دیا اگلے دن حارث نے گھر والوں کو شادی کے لئے منالیا اور وعدہ کے گھر سب شادی کی ڈیٹ فکس کرنے چلے گئے وردہ سے صرف یہی کہا گیا کہ حارث اور اسکے گھر والے آرہے ہیں جس مقصد کے لئے یہ نہیں بتایا گیا وردہ امی سے لائبریری کا بہانا بنا کر لائبریری چلی گئی جو اس کی گھر سے تھوڑے فاصلے پہ تھی

حارث اور اسکے گھر والے وردہ کے گھر آچکے تھے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد حارث کچن میں گیا اور وردہ کی امی سے وردہ کا پوچھا اور کچھ سوچتے ہوئے حیدر سے اسکی گاڑی کی چابی لی اور وردہ کو لائبریری سے لینے چلا گیا وردہ ایک کتاب پڑھ رہی تھی کہ باہر سے چوکیدار نے آکر کہا وردہ غضنفر کو باہر سے کوئی بلانے آیا ہے وردہ نے ڈوپٹہ سیدھا کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی باہر آکر دیکھا تو سامنے حیدر کی گاڑی کھڑی تھی وردہ دیکھے بغیر کہ کون ہے گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی میں بیٹھ گئی جیسے ہی اسکی نظر دشمن جان پر پڑی وہ ہکا بکارہ گئی تم کیوں آئے ہو اب کیا دیکھنے آئے ہو بھائی کہاں ہیں؟ بھائی کو کام تھا تو مجھے بھیج دیا حارث نے

بہانا بنایا میں خود آسکتی ہوں جیسے روز آتی ہوں وردہ گاڑی سے اترنے لگی حارث نے اسکے بازو سے پکڑ کر واپس گاڑی میں بٹھادیا میں کھا نہیں جاؤں گا تمہیں آرام سے بیٹھو وردہ خاموشی سے بیٹھ گئی کیونکہ اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی چارہ نہ تھا حارث نے گاڑی گھر جانے کی بجائے ہوٹل کی طرف موڑ دی یہ کہاں لے کے جا رہے ہو تم مجھے روکو گاڑی مجھے جانے دو میں نہیں روکوں گا میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی میں سچ کہہ رہی ہوں کوشش تو کر کہ دیکھو مسز حارث کہ منہ سے مسز سن کر اسے اور غصہ آگیا نہیں ہوں میں تمہاری مسز تمہاری مسز تمہاری نئی بیوی ہے مجھے کبھی نہ بلانا اوکے مسز جو حکم حارث نے ایک بار پھر اسے مسز بلایا وردہ کا دل کیا کہ وہ چلتی گاڑی سے کود جائے کچھ دیر میں وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے حارث زبردستی وردہ کو پکڑتے ہوئے لے کر گیا اور کرسی پر بٹھایا کھانا آڈر کرنے کے بعد اس نے اصلی بات کہنا شروع کی وردہ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں اور یہ رنگ تمہارے لئے آسٹریلیا سے لایا ہوں لیکن میں نہیں بننا چاہتی تمہاری دوسری بیوی وردہ نے غصے سے کہا دوسری مطلب؟ حارث کو وردہ کی بات سمجھ نہ آئی پھر اچانک یاد آنے پر کہا یار دوسری کہاں تم تو پہلی ہو دوسری تو وہ ہے میں نے نہیں کرنی تم سے شادی دفع ہو جاؤ تم میری نظروں کے سامنے سے وردہ نے چیختے ہوئے کہا ڈیر و ایف شادی تو تم پہلے کر چکی ہو اب تو صرف رخصت ہونا ہے میں زہر کھالوں گی لیکن تمہاری پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے تمہارے گھر نہیں آؤں گی میری جان آنا تو تمہیں پڑے گا چلو تم کہتی ہو تو آسٹریلیا والی بیوی کو چھوڑ دیتا ہوں وردہ کو غصہ آگیا اور زور سے حارث کہ منہ پر تھپڑ ماردی کوئی اور وقت ہوتا شاید حارث برداشت نہ کرتا لیکن اب وہ ہنسی میں ٹال گیا مسٹر حارث شادی کو تم نے سمجھ کیا رکھا ہے؟ یہ کوئی

گیم نہیں ہے کہ ایک کے لئے دوسری کو چھوڑ دیا اور کسی تیسری کے لئے دوسری کو ایسے مرد سے شادی کرنا تو دور کی بات ہے میں تو تمہارے سائے سے بھی دور رہوں یا وردہ تم ابھی کچھ نہیں جانتی میں سب کچھ جانتی ہوں تو پھر ٹھیک ہے جو جانتی ہو جانتی رہو 14 اگست کو ہماری رخصتی ہے اور 20 کو ہم گھومنے سوئٹزر لینڈ جا رہے ہیں میں نے نا تو تم سے شادی کرنی ہے نا ہی تمہارے ساتھ کہیں گھومنے جانا ہے اوکے مسز دیکھ لیں گے شام کو وردہ گھر آئی تو امی نے اسے شادی کی خبر سنائی لیکن امی لیکن کیا وردہ تم یہی تو چاہتی تھی پر امی لیکن ویکن کچھ نہیں 14 کو تمہاری رخصتی ہے بس وردہ خاموش ہو گئی اور کمرے میں چلی گئی وردہ نے جب سے شادی کی خبر سنی تب سے خاموش تھی اگلے دن عنابیہ آئی اور وردہ کو خاموش دیکھا تو کہا وردہ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ کیوں اتنی چپ چپ ہو تم تو حارث کو پسند کرتی تھی نا اور اسکا ساتھ بھی چاہتی تھی آپنی پہلے کی بات الگ تھی کیوں اب کیا مختلف ہے پہلے سے آپنی میں حارث کے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتی پھر میں اسکی دوسری بیوی کے ساتھ کیسے رہوں گی پاگل ہو گئی ہو کیا؟ آپنی اس نے دوسری شادی کی تو ہے مجھے اپنی بیوی کی تصویر بھی بھیجی تھی یہ دیکھیں وردہ نے تصویر دکھاتے ہوئے کہا بے وقوف اس نے تمہیں پاگل بنایا اور تم بن گئی کیا مطلب آپنی؟ مطلب یہ کہ میری بے وقوف بہن حارث صرف تمہیں ڈرا رہا تھا اس نے کوئی شادی نہیں کی سچ میں آپنی؟ وردہ کو یقین ہی نہ آیا ہاں وردہ تم اور حارث صرف ایک دوسرے کے لئے بنے ہو اور کوئی آ بھی نہیں سکتا تمہارے درمیان وردہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی وہ کمرے میں گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو کال کرنے لگی بڑے گندے ہو آپ مجھے اتنا تنگ کیا وردہ نے میسج کیا او تو میری جان کو پتا چل ہی گیا وردہ نے میسج پڑھا اگر اب آپ سے شادی نہ کروں

تو؟ میں مار ڈالوں گا تمہیں کیوں پھر مجھے مار کر کسی اور سے شادی کر لو ہا ہا ہا مسز میں شادی صرف آپ سے ہی کروں گا بے فکر رہیں اور میں کسی اور سے آپ کا شادی کرنے بھی نہیں دوں گی رات گیارہ بجے تک دونوں میسج پہ ایک دوسرے سے بات کرتے رہے اور سو گئے۔

صبح مہندی کا فنکشن تھا وردہ نے ہائیٹ پنک باربی فرائیڈ پہنا تھا اور شہزادی لگ رہی تھی حمیرہ نے وردہ کی تصویر کھینچ کے بھائی کو سینڈ کی کیونکہ آخر وردہ اور حمیرا کے درمیان جتنے گلے شکوے سہی لیکن وردہ اس کے اکلوتے بھائی کی بیوی بننے جا رہی تھی حارث وردہ کی تصویر دیکھتے ہی فوراً کھڑا ہو گیا اور لڑکی والوں کے گھر کسی بہانے سے جانے کا سوچا رسم کے بعد وردہ کو اس کے کمرے میں بٹھا دیا گیا باقی سب گھر والے اور گیسٹ ہال میں تھے حارث چپکے سے چھپتے ہوئے وردہ کے کمرے میں آیا وردہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر ڈر گئی اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو زور سے امی کو بلانے لگی حارث نے فوراً اسے خاموش ہونے کا کہا وردہ خاموش ہو جاؤ یار شادی سے پہلے تو بینڈ نا بجو حارث نے اتنی معصومیت سے کہا کہ وردہ کہ ہنسی چھوٹ گئی آپ کیوں آئے یہاں کوئی دیکھ لے گا تو کیا کہے گا کسی اور کا تو نہیں پتا میں یہی کہوں گا کہ اپنی بیوٹیفل مسز کو دیکھنے آیا تھا اب جائیں جلدی سے دیکھ تو لیا ہے یار مسز کچھ شرم سیکھو اپنے مجازی خدا کو بھگا رہی ہو آپ ٹھہریں یہاں میں جا رہی ہوں وردہ باہر کی طرف مڑی حارث نے وردہ کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا اور کہا یار مسز لوگ کیا کہیں گے کہ دولہن باہر گھوم رہی ہے حارث نے وردہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا آپ نے میرا ہاتھ اسی طرح پکڑے رکھا نہ تو لوگ دیکھ لیں گے اور بہت کچھ کہیں گے وردہ نے چہرے پر شریر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا مسز بڑی بد تمیز ہو گئی ہیں آپ تو پھر حارث نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالی اور گھٹنے کے

بل بیٹھ کر وردہ کے ہاتھ میں پہنانے لگا حارث وردہ کو انگوٹھی پہنا رہا تھا کہ عنابیہ کمرے میں آگئی حارث اور وردہ دونوں اسکی طرف دیکھنے لگے او تو یہاں پہ یہ کام ہو رہا ہے حارث بھائی چلیں جائیں اور اب بارات سے پہلے نہ آئے گا حارث چلا گیا تو عنابیہ نے وردہ کی طرف دیکھا واہ بھئی جناب کے ہاتھوں سے رنگ پہنی جا رہی تھی آپ وہ زد کر رہا تھا تو میں کیا کرتی وہ زد کر رہا تھا یا تمہارا دل بھی زد کر رہا تھا عنابیہ نے آنکھ مارتے ہوئے وردہ کو دیکھا جو اس بات پر ہنس پڑی آپ بڑی سمجھدار ہیں آپ ہاں بیٹا سمجھدار بھی ہوں اور چالاک بھی اسلئے اب دونوں بچ کہ رہنمات کو وردہ لیٹی ہوئی تھی کہ اسکے موبائل پر میسج آیا اس نے میسج کھول کر پڑھا تو چہرے پہ مسکراہٹ دور گئی پھر پلک جھپکتے ہی مہندی کی رات بھی آگئی آج پھر حارث نے وردہ کے گھر جانے کا سوچا کیونکہ اسکے ساتھ سیلفی جو بنانی تھی آج اس کام میں اسکی وہاج اور میرب نے مدد کی میرب مہندی کی رسم کے لئے ہال میں لے جانے سے پہلے وردہ کو حمیرہ کے کمرے میں لے گئی جہاں پہلے سے وہاج اور حارث موجود تھے حارث وہاج اور میرب باہر آگئے تاکہ باہر سے کوئی آئے تو پتا چل جائے کیوں آئے ہو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کیا میری جان کیا کروں تمہیں دیکھے بنا چین نہیں ملتا ایک دن صبر نہیں کر سکتے نہیں نا نہیں کر سکتا میرا بس چلے تو میں ابھی تمہیں اٹھا کے لے جاؤں میں جا رہی ہوں وردہ دروازے کی طرف جانے لگی حارث نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا وردہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو حارث نے موبائل میں اسکی تصویر بنالی ادھر سے وہاج نے بھی اس لمحے کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا تھا پھر ان دونوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے وہاج نے کچھ اور تصویریں بنائی اور پھر میرب وردہ کو ہال میں لے گئی جہاں رسم ہو رہی تھی رسم کے بعد وردہ کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا

وردہ تھکی ہوئی تھی تو سو گئی اگلا دن پتا ہی نہ چلا اور رخصتی کا وقت آپہنچا وردہ کو پالر میرب اور عنابہ وہاں کے ساتھ لے کر گئے۔ اور واپسی پہ حارث نے پک کیا بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی سٹیج پہ بیٹھے ہوئے حارث نے کئی بار اسکی تعریف کی یار مسز لگتا ہے آج تم مجھے مارنے کا ارادہ کر کے آئی ہو بار بار اسکی طرف دیکھا اور اس کے سر کی بلائیں لی آج حارث اور وردہ کی دنیا مکمل ہو گئی تھی اب دونوں نے ساری عمر ساتھ رہنا تھا ایک دوسرے کا دکھ سکھ کا سا تھی بن کہ آج ان دونوں کے علاوہ ایک اور رشتہ بھی جڑ گیا تھا جو طلال اور علشبہ کا رشتہ تھا جو بڑوں کی مرضی سے ہو رہا تھا پورے گھر میں خوشیوں کا سماں تھا۔

از قلم: عروسہ یوسف اس نے حارث کو اگلے ہفتے اپنے آسٹریلیا آنے کی خبر دی اور اسے کچھ دن مزید وہاں رکھنے کا کہا حارث نے وجہ پوچھی تو اس نے بس اتنا کہا کہ سر پرانز ہے اگلی صبح وہاں ناشتہ کر کے آفس گیا پھر آفس سے واپسی پہ اپنی امی اور علشبہ کی آسٹریلیا کی ٹکٹس بک کرانے چلا گیا واپس آیا تو علشبہ شاپنگ پر جانے کے لئے تیار بیٹھی تھی بھائی کو آتا دیکھ کر پہلے کھانا سر و کیا پھر جو س بنا کہ دیا اور پھر کہا بھائی آپکے نکاح میں تو صرف ہم۔ گھر والے ہی ہوں گے لیکن ولیمہ ہم یہاں پر بڑا کریں گے میں اپنی سب فرینڈز کو بھی بلاؤں گی اوکے میری کنڈلی پر نسز جو آپ کا حکم بھائی اصل بات تو آپ نے سنی ہی نہیں اب اور بھی کوئی بات رہتی ہے کیا بھائی آج شام آپ مجھے شاپنگ پر لے کر چل رہے ہیں یاد رکھئے گا۔ واہ بھئی مجھ سے پوچھے بغیر ہی مجھے ساتھ لے جانا کا فیصلہ کر لیا ہاں بھائی کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ مجھے انکار نہیں کرتے اور ویسے بھی یہ شاپنگ تو آپ ہی کی شادی کی کرنی ہے ناہاں بھی آج میں بھی اپنی بیٹی کی طرف سے ہوں آج تم اسے لے کر جا رہے ہو امی نے آتے ہی کہا واہ امی بہو آئی نہیں اور پہلے سے آپ نے بیٹے کی سائیڈ

ختم کر کے بیٹی کی سائیڈ لینا شروع کر دی وہاں نے امی کو پیار سے آنکھ مارتے ہوئے کہا بڑا شریف ہو گیا ہے
تو تیری جلد شادی کرنی پڑے گی امی نے اسکے کان پکڑتے ہوئے کہا وہاں امی کی بات پر بے تحاشا ہنس دیا
کمرے میں آکر اس نے میرب کو میسج ٹائپ کر کے اپنے آنے کی اطلاع دی

*

*

*

وردہ کی بی بی ایس سی مکمل ہو چکی تھی آج وردہ کی دوست کی شادی تھی اور ناچاہتے ہوئے بھی اسے شادی پر
جانا پڑا سٹیج پر دلہن کے ساتھ ٹھہری تھی کہ کسی کی تیکھی نظر اپنے اوپر محسوس کی وردہ نے بلیک کلر کا
لانگ فرائیڈ پہنا تھا اور بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اپنے اوپر کسی
کی نظر محسوس کی تو نظر گھما کر ادھر ادھر دیکھا ایک لڑکا جو کہ اسکی دوست کا کزن تھا اسے مسلسل دیکھ
رہا تھا شام ہو چکی تھی اسلئے وردہ نے واپس جانے کا سوچا کیونکہ زیادہ دیر یہاں رکنا مناسب نہ تھا وردہ نے
ردا کے کان میں کوئی بات کہی اور واپسی کے لئے گیٹ کی طرف مڑی پیچھے سے کسی نے اسکے دوپٹے کا پلو
کھینچا وردہ نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی لڑکا تھا وردہ نے بہت غصے کے ساتھ اپنا ڈوپٹا چھڑوایا سنو مس!
آپ مجھے اچھی لگی ہو میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اتنا کہنا تھا کہ وردہ نے ایک زوردار تھپڑ اس
لڑکے کے منہ پہ دے ماڑی شرم نہیں آتی مسٹر کسی کی بیٹی، بہن پر لائن مارتے ہوئے and for ur
.kind information mr. I 'm married

کسی کی امانت ہوں میں سمجھ میں آئی بات اتنا کہہ کر وردہ گھر کے لئے روانہ ہو گئی گھر جا کر چینج کر کر اپنے
لئے چائے بنائی اور موبائل اٹھا کر چھت پر کھلی فضا میں چلی گئی وردہ کو یاد آیا کہ حادثہ کے واپس آنے

میں باقی 2 دن ہیں یعنی کہ طلاق ہونے میں بھی جیسے جیسے حارث کے واپس آنے کے دن قریب آرہے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکی جان سولی پہ لٹکتی جا رہی ہو اگر حالات عام ہوتے تو شاید حارث کی واپسی پہ وہ خوش ہوتی لیکن جس طرح کے حالات تھے وہ نہیں چاہتی تھی کہ حارث واپس آئے اسے حارث کی بہت یاد آرہی تھی وردہ کانوں کو ہینڈ فری لگا کر ارد گرد کے ماحول سے بے خبر ہو کر بیٹھ گئی اور میوزک سننے لگی پھر اس نے وٹس ایپ کھولا اور گانے کے چند مصرعے جو وہ سن رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اسکے دل سے نکل رہے ہیں اس نے ٹائپ کرنا شروع کیا

جدا ہم ہو گئے جاناں، مگر یہ جان لو جاناں...!!

کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا... چلے آنا...!!

تمہیں میں بھول جاؤں گی، یہ باتیں دل میں نہ لانا...!!

تھا کون میرا ایک تو ہی تھا،

سانسوں سے زیادہ جو ضروری تھا،

تیرے لئے میں کچھ نہیں لیکن

میرے لئے تو میرا سب کچھ تھا

میری جاناں بلا کر کہ یہ باتیں تم ہی کہتے تھے

رہی خوشیاں نہیں میری کہ تم بھی وقت جیسے تھے

یہی تک تھا سفر اپنا تمہیں ہے لوٹ کر جانا

کبھی میں یاد آؤں تو، چلے آنا چلے آنا

u Haris 4

Tumhari warda marty dam tk tumhara intzar kry gilkn plz itni

..... dair na krna k tumhy pachtana pr jay

وردہ نے میسج ٹائپ کر کے حارث کو اینڈ کر دیا تقریباً دس منٹ بعد میسج سین ہو گیا تھا لیکن کوئی رپلائے نہ آیا وردہ نے یہ سوچ لیا کہ اب شاید جدائی ان دونوں کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے وہ اداس دل کے ساتھ نیچے اپنے کمرے میں آکر سو گئی

*

*

*

آج 2 اگست تھا اور کل حارث کو پاکستان واپس جانا تھا حارث نے میرب کو شادی کے لئے پروز کرنے کا فیصلہ کیا بھلے ہی وہ میرب سے جنونی محبت نہیں کرتا تھا لیکن اسے وعدہ سے بہتر سمجھنے لگا تھا اسلئے شادی کے لئے پروز کرنے کا ارادہ کیا وہ موقع ڈھونڈنے کا سوچ رہا تھا کہ موقع اسے خود ہی مل گیا حارث تم فارغ ہو مجھے شاپنگ کرنے جانا ہے کل وہاں والے سب اسٹریلیا آ رہے ہیں نا وہاں میں بھول گیا تھا چلو میں تو فری ہوں لیکن تم تیار ہو کہ آ جاؤ اوکی میں دس منٹ میں آتی ہوں۔ میرب کمرے سے اپنا ضروری سامان لینے چلی گئی حارث نے راستے میں اسے پروز کرنے کا سوچ لیا پانچ منٹ میں میرب نیچے آئی اور دونوں روانہ ہو گئے راستے میں دونوں خاموش تھے اس خاموشی کو حارث نے توڑا میرب میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں جی بولو میرب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تم مجھے اچھی لگنے لگی ہو تم سے دور

جانے کو میرب نے حیرانگی سے حارث کے پاس دیکھا اور زور سے کہا گاڑی روکو حارث کیا ہو امیرب؟
میں نے کہا گاڑی روکو میرب نے غصے سے کہا تو حارث نے فوراً گاڑی روک دی کیا ہو ایار کچھ غلط بات تو
نہیں کی میں نے تم اپنے دوست کی ہونے والی بیوی کو اپنی بیوی بنانا چاہتے ہو کیا یہ غلط بات نہیں ہے؟ کیا
مطلب؟ تم اور وہاں انگلیجڈ تو نہیں ہو یا حارث نے کہا چلو اگر تمہیں ہمارے رشتے کا نہیں پتا تو اپنے تو
رشتے کا یاد ہے نہ کہ تمہاری ایک عد بیوی ہے پاکستان میں یا وہ بھی بھول گئے ہو اسکا بھی نہیں پتا میرب
نے چیخ کر کہا تو پھر وہ سب کیا تھا جو تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی میرا ہر کام کرنا اپنا فرض سمجھتی تھی میں
تمہارے کام اسلئے کرتی تھی کہ وہاں نے مجھے تمہارا خیال رکھنے کا کہا تھا میں تمہاری خوبصورتی کی تعریف
کرتی تھی تو جسٹ ایزاے فرینڈ اس سے بڑھ کر نا تم میرے لئے کبھی کچھ تھے نا ہی ہو گے تم جو اپنی بیوی
کا نہ ہو سکا وہ کسی اور کا کیا ہو گا اور جو دوسروں کی بہنوں بیٹیوں کے ساتھ غلط کرتا ہے نا اللہ پاک اسے
ضرور دکھاتا ہے اللہ کے عذاب سے بچ کے رہو حارث کی تو جیسے آنکھیں کھل گئی تھی گھٹنوں کے بل
زمین پر بیٹھ گیا اور معافی مانگنے لگا

مجھے معاف کر دو میرب تم میرا اتنا خیال رکھتی تھی کہ مجھے لگا تم مجھ میں انٹر سٹڈ ہو اسلئے مجھے ہمت ملی اور
میں نے تم سے ایسا کہا کیونکہ وردہ نے تو کبھی ہمارا رشتہ قبول ہی نہیں کیا تھا حارث تم اب بھی غلط کہہ
رہے ہو تم جانتے ہو اور میں بھی جانتی ہوں کہ وردہ نے اپنے پچھلے تمام رویوں کی معافی مانگی ہے تم سے
محبت کرتی ہے تم سے تمہیں کیسے پتا یہ سب؟ میں نے تمہارے میسجز پڑھے i know یہ غلط بات تھی
لیکن جس دن میں نے تم سے موبائل مانگا تھا تو میں نے تمہارے موبائل سے سر کے پاس اسائنمنٹ کے

لئے میسج کیا تھا تبھی پڑھ لئے میرب تم نہیں جانتی اسے وہ ڈرامے باز ہے حارث جانتے تو تم بھی نہیں ہو شاید اسے میرب میری آپنی اسکی بھابھی ہیں لیکن وردہ ہر وقت ان سے لڑتی رہتی ہے اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو آپنی کے ساتھ یوں بے وجہ نا لڑتی رہتی اور میں نے خود اسکے منہ سے کئی بار علیحدگی کا لفظ سنا ہے حارث ایک بات کہوں اگر بُرا نہ لگے تو جی بولو تالی کبھی ایک ہاتھ سے نہیں بچتی دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے اسطرح جھگڑے میں بھی جب تک دونوں نہ لڑیں لڑائی نہیں ہوتی اگر وردہ قصور وار ہوگی تو کہیں نہ کہیں تمھاری آپنی کا بھی قصور ضرور ہو گا اور کیا پہلے جب وردہ خود تم سے علیحدگی کا کہتی تھی تب دیکھا تم نے اسے اپنی آپنی سے لڑتے ہوئے نہیں دیکھا تو نہیں تو جب وہ تم سے علیحدہ ہونا چاہتی تھی تب نہیں لڑی تو اب کیوں لڑے گی بے وجہ حارث نے میرب کی بات پر سوچا لیکن وہ طلاق کا تو کہتی تھی ناہاں شاید کہتی ہو لیکن غلطی تو انسان سے ہی ہوتی ہے نا تو جب اللہ پاک ہماری غلطیاں معاف کر دیتا ہے تو پھر ہم انسان کیا چیز ہیں مانگ تولی ہے وردہ نے تم سے معافی اب معاف کر بھی دو یا اسے اور کل ہمارے نکاح میں شریک ہو پھر پاکستان چل کے ہم تمھاری شادی میں شریک ہوں گے حارث نے حیرانگی سے میرب کی طرف دیکھا کیا کل واقعی میں تم دونوں کا نکاح ہے ہاں یا اب چلو شاپنگ کرنے پھر گھر واپس بھی چلنا ہے اوکے دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے اور شاپنگ مال کی طرف روانہ ہو گئے اب گھر چل کے اپنی بیوی بیچاری کو کال کر لینا نہیں ابھی مسیحا سوچنے کے لئے کچھ وقت چاہئے اتنا وقت نالینا کہ اس بیچاری کی جان ہی چلی جائے اگلے دن وہاں اور میرب کا نکاح ہو گیا تھا سب بہت خوش تھے کچھ سوچ کر حارث نے میرب کے ساتھ اسکے شادی کے جوڑے میں سیلفی لی اور وردہ کو وٹس ایپ پہ سنڈ کر دی کل

سب نے پاکستان واپس چلے جانا تھا شام کو حارث کمرے میں آیا اور وٹس ایپ۔ جہاں وردہ نے اسکے ساتھ میرب کی تصویر دیکھ لی تھی اور کچھ غلط سمجھ کے یہ میسج کیا

"تو آخر کار سزا سنا ہی دی تم نے مجھے میری منتیں میری محبت کسی چیز کا تم نے نہیں سوچا میں معافی مانگتی رہ گئی لیکن تم نے معاف نہ کیا میرا گناہ اتنا تو بڑا نہ تھا ارے جب اللہ معاف کر دیتے ہیں گناہ گار سے گناہ گار انسان کو تو تم نے کیوں معاف نہیں کیا کیوں؟؟؟ جب ایسے بدلنا ہی تھا تو میرے دل میں اپنی محبت کیوں جگائی کیوں مجھے یہ احساس دلایا کہ میں تمہارے لئے بہت خاص ہوں تم صرف میرے ہو؟ جواب دو مجھے آخر کیوں کیا ایسا؟" اس میسج کے ساتھ وردہ نے ایک شعر بھیج دیا

"کوئی دستک نہ کوئی آہٹ تھی

مدتوں سے وہم کا شکار تھے ہم" اپنے لئے وردہ کے دل میں اتنی محبت دیکھ کر حارث بہت خوش ہوا ایسی ہی محبت تو وہ وردہ کے دل میں دیکھنا چاہتا تھا اپنے لئے اب اسے بس واپسی کا انتظار تھا کیونکہ اب اسے ہمیشہ کے لئے وردہ کے ساتھ رہنا تھا

*

*

*

وردہ دو دن سے ناپکچھ کھا رہی تھی ناپی رہی تھی خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا گھر والے سب اسکی اس حالت سے پریشان تھے نا ہی وہ کسی کو کچھ بتا رہی تھی۔ شام کو وردہ کی امی آئی اور کھانا کھانے کے لئے بلانے لگی امی آپ کھالیں بھابھی کے ساتھ بیٹھ کر مجھے بھوک نہیں ہے میں نے تمہارے ساتھ ہی کھانا ہے اور ویسے بھی تمہاری بھابھی کا بھائی آسٹریلیا سے آیا ہے تو وہ اس سے ملنے گئی ہوئی ہے وردہ کی تکلیف

اور بڑھ گئی اس نے امی کی ساتھ بیٹھ کے دو حوالے کھائے اور واپس کمرے میں چلی گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو میسج کیا کیا اتنی سزا کافی نہیں تھی کہ تم کسی اور کے ہو گئے اب مجھے جان سے مارنا ہے کیا جو اپنی بیوی کو پاکستان لے آئے حارث نے میسج پڑھا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی اس نے وردہ کے میسج کا رپلائی کیا ڈیر وردہ تم ٹینشن نہ لو میں اپنی بیوی جان کو تمہارے سامنے نہیں لے کے آؤں گا کیلا ہی آؤں گا وردہ نے میسج پڑھا تو غصے سے موبائل آف کر دیا اگلے دن حارث نے گھر والوں کو شادی کے لئے منالیا اور وعدہ کے گھر سب شادی کی ڈیٹ فکس کرنے چلے گئے وردہ سے صرف یہی کہا گیا کہ حارث اور اسکے گھر والے آرہے ہیں جس مقصد کے لئے یہ نہیں بتایا گیا وردہ امی سے لائبریری کا بہانا بنا کر لائبریری چلی گئی جو اس کی گھر سے تھوڑے فاصلے پہ تھی

حارث اور اسکے گھر والے وردہ کے گھر آچکے تھے کچھ دیر بیٹھنے کے بعد حارث کچن میں گیا اور وردہ کی امی سے وردہ کا پوچھا اور کچھ سوچتے ہوئے حیدر سے اسکی گاڑی کی چابی لی اور وردہ کو لائبریری سے لینے چلا گیا وردہ ایک کتاب پڑھ رہی تھی کہ باہر سے چوکیدار نے آکر کہا وردہ غضنفر کو باہر سے کوئی بلانے آیا ہے وردہ نے ڈوپٹہ سیدھا کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی باہر آکر دیکھا تو سامنے حیدر کی گاڑی کھڑی تھی وردہ دیکھے بغیر کہ کون ہے گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی میں بیٹھ گئی جیسے ہی اسکی نظر دشمن جان پر پڑی وہ ہکا بکارہ گئی تم کیوں آئے ہو اب کیا دیکھنے آئے ہو بھائی کہاں ہیں؟ بھائی کو کام تھا تو مجھے بھیج دیا حارث نے بہانا بنایا میں خود آسکتی ہوں جیسے روز آتی ہوں وردہ گاڑی سے اترنے لگی حارث نے اسکے بازو سے پکڑ کر واپس گاڑی میں بٹھا دیا میں کھا نہیں جاؤں گا تمہیں آرام سے بیٹھو وردہ خاموشی سے بیٹھ گئی کیونکہ اسکے

علاوہ اسکے پاس کوئی چارہ نہ تھا حارث نے گاڑی گھر جانے کی بجائے ہوٹل کی طرف موڑ دی یہ کہاں لے کے جارہے ہو تم مجھے روکو گاڑی مجھے جانے دو میں نہیں روکوں گا میں چلتی گاڑی سے کود جاؤں گی میں سچ کہہ رہی ہوں کوشش تو کر کہ دیکھو مسز حارث کہ منہ سے مسز سن کر اسے اور غصہ آگیا نہیں ہوں میں تمہاری مسز تمہاری مسز تمہاری نئی بیوی ہے مجھے کبھی نہ بلانا اوکے مسز جو حکم حارث نے ایک بار پھر اسے مسز بلایا وردہ کا دل کیا کہ وہ چلتی گاڑی سے کود جائے کچھ دیر میں وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے حارث زبردستی وردہ کو پکڑتے ہوئے لے کر گیا اور کرسی پر بٹھایا کھانا آڈر کرنے کے بعد اس نے اصلی بات کہنا شروع کی وردہ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں اور یہ رنگ تمہارے لئے آسٹریلیا سے لایا ہوں لیکن میں نہیں بننا چاہتی تمہاری دوسری بیوی وردہ نے غصے سے کہا دوسری مطلب؟ حارث کو وردہ کی بات سمجھ نہ آئی پھر اچانک یاد آنے پر کہا یا دوسری کہاں تم تو پہلی ہو دوسری تو وہ ہے میں نے نہیں کرنی تم سے شادی دفع ہو جاؤ تم میری نظروں کے سامنے سے وردہ نے چیختے ہوئے کہا ڈیروائیف شادی تو تم پہلے کر چکی ہو اب تو صرف رخصت ہونا ہے میں زہر کھالوں گی لیکن تمہاری پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے تمہارے گھر نہیں آؤں گی میری جان آنا تو تمہیں پڑے گا چلو تم کہتی ہو تو آسٹریلیا والی بیوی کو چھوڑ دیتا ہوں وردہ کو غصہ آگیا اور زور سے حارث کہ منہ پر تھپڑ ماری کوئی اور وقت ہوتا شاید حارث برداشت نہ کرتا لیکن اب وہ ہنسی میں ٹال گیا مسٹر حارث شادی کو تم نے سمجھ کیا رکھا ہے؟ یہ کوئی گیم نہیں ہے کہ ایک کے لئے دوسری کو چھوڑ دیا اور کسی تیسری کے لئے دوسری کو ایسے مرد سے شادی کرنا تو دور کی بات ہے میں تو تمہارے سائے سے بھی دور رہوں یا وردہ تم ابھی کچھ نہیں جانتی میں سب

کچھ جانتی ہوں تو پھر ٹھیک ہے جو جانتی ہو جانتی رہو 14 اگست کو ہماری رخصتی ہے اور 20 کو ہم گھومنے سوئٹزر لینڈ جا رہے ہیں میں نے نا تو تم سے شادی کرنی ہے نا ہی تمہارے ساتھ کہیں گھومنے جانا ہے اوکے مسز دیکھ لیں گے شام کو وردہ گھر آئی تو امی نے اسے شادی کی خبر سنائی لیکن امی لیکن کیا وردہ تم یہی تو چاہتی تھی پر امی لیکن ویکن کچھ نہیں 14 کو تمہاری رخصتی ہے بس وردہ خاموش ہو گئی اور کمرے میں چلی گئی وردہ نے جب سے شادی کی خبر سنی تب سے خاموش تھی اگلے دن عنابیہ آئی اور وردہ کو خاموش دیکھا تو کہا وردہ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ کیوں اتنی چپ چپ ہو تم تو حارث کو پسند کرتی تھی نا اور اسکا ساتھ بھی چاہتی تھی آپنی پہلے کی بات الگ تھی کیوں اب کیا مختلف ہے پہلے سے آپنی میں حارث کے ساتھ کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتی پھر میں اسکی دوسری بیوی کے ساتھ کیسے رہوں گی پاگل ہو گئی ہو کیا؟ آپنی اس نے دوسری شادی کی تو ہے مجھے اپنی بیوی کی تصویر بھی بھیجی تھی یہ دیکھیں وردہ نے تصویر دکھاتے ہوئے کہا بے وقوف اس نے تمہیں پاگل بنایا اور تم بن گئی کیا مطلب آپنی؟ مطلب یہ کہ میری بے وقوف بہن حارث صرف تمہیں ڈرا رہا تھا اس نے کوئی شادی نہیں کی سچ میں آپنی؟ وردہ کو یقین ہی نہ آیا ہاں وردہ تم اور حارث صرف ایک دوسرے کے لئے بنے ہو اور کوئی آ بھی نہیں سکتا تمہارے درمیان وردہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی وہ کمرے میں گئی اور موبائل اٹھا کر حارث کو کال کرنے لگی بڑے گندے ہو آپ مجھے اتنا تنگ کیا وردہ نے میسج کیا او تو میری جان کو پتا چل ہی گیا وردہ نے میسج پڑھا اگر اب آپ سے شادی نہ کروں تو؟ میں مار ڈالوں گا تمہیں کیوں پھر مجھے مار کر کسی اور سے شادی کر لو ہا ہا ہا مسز میں شادی صرف آپ سے

ہی کروں گا بے فکر رہیں اور میں کسی اور سے آپ کا شادی کرنے بھی نہیں دوں گی رات گیارہ بجے تک دونوں میسج پہ ایک دوسرے سے بات کرتے رہے اور سو گئے۔

صبح مہندی کا فنکشن تھا وردہ نے ہائیٹ پنک باربی فرائیڈ پہنا تھا اور شہزادی لگ رہی تھی حمیرہ نے وردہ کی تصویر کھینچ کے بھائی کو سینڈ کی کیونکہ آخر وردہ اور حمیرا کے درمیان جتنے گلے شکوے سہی لیکن وردہ اس کے اکلوتے بھائی کی بیوی بننے جا رہی تھی حارث وردہ کی تصویر دیکھتے ہی فوراً کھڑا ہو گیا اور لڑکی والوں کے گھر کسی بہانے سے جانے کا سوچا رسم کے بعد وردہ کو اس کے کمرے میں بٹھا دیا گیا باقی سب گھر والے اور گیسٹ ہال میں تھے حارث چپکے سے چھپتے ہوئے وردہ کے کمرے میں آیا وردہ اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر ڈر گئی اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو زور سے امی کو بلانے لگی حارث نے فوراً اسے خاموش ہونے کا کہا وردہ خاموش ہو جاؤ یار شادی سے پہلے تو بینڈ نا بجو حارث نے اتنی معصومیت سے کہا کہ وردہ کہ ہنسی چھوٹ گئی آپ کیوں آئے یہاں کوئی دیکھ لے گا تو کیا کہے گا کسی اور کا تو نہیں پتا میں یہی کہوں گا کہ اپنی بیوٹیفل مسز کو دیکھنے آیا تھا اب جائیں جلدی سے دیکھ تو لیا ہے یار مسز کچھ شرم سیکھو اپنے مجازی خدا کو بھگا رہی ہو آپ ٹھہریں یہاں میں جا رہی ہوں وردہ باہر کی طرف مڑی حارث نے وردہ کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا اور کہا یار مسز لوگ کیا کہیں گے کہ دولہن باہر گھوم رہی ہے حارث نے وردہ کو تنگ کرتے ہوئے کہا آپ نے میرا ہاتھ اسی طرح پکڑے رکھا نہ تو لوگ دیکھ لیں گے اور بہت کچھ کہیں گے وردہ نے چہرے پر شریر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا مسز بڑی بد تمیز ہو گئی ہیں آپ تو پھر حارث نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالی اور گھٹنے کے بل بیٹھ کر وردہ کے ہاتھ میں پہنانے لگا حارث وردہ کو انگوٹھی پہنا رہا تھا کہ عنابیہ کمرے میں آگئی

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

حادث اور وردہ دونوں اسکی طرف دیکھنے لگے اور تو یہاں پہ یہ کام ہو رہا ہے
حادث بھائی چلیں جائیں اور اب بارات سے پہلے نہ آئے گا حادث چلا گیا تو عنابہ نے وردہ کی طرف دیکھا
واہ بھئی جناب کے ہاتھوں سے رنگ پہنی جا رہی تھی
آپی وہ زد کر رہا تھا تو میں کیا کرتی

وہ زد کر رہا تھا یا تمہارا دل بھی زد کر رہا تھا عنایتیہ نے آنکھ مارتے ہوئے وردہ کو دیکھا جو اس بات پر ہنس پڑی

آپی بڑی سمجھدار ہیں آپ

ہاں بیٹا سمجھدار بھی ہوں اور چالاک بھی اسلئے اب دونوں بچ کہ رہنا

رات کو وردہ لیٹی ہوئی تھی کہ اسکے موبائل پر میسج آیا اس نے میسج کھول کر پڑھا تو چہرے پہ مسکراہٹ دور گئی پھر پلک جھپکتے ہی مہندی کی رات بھی آگئی آج پھر حارث نے وردہ کے گھر جانے کا سوچا کیونکہ اسکے ساتھ سیلفی جو بنانی تھی آج اس کام میں اسکی وہاج اور میرب نے مدد کی میرب مہندی کی رسم کے لئے ہال میں لے جانے سے پہلے وردہ کو حمیرہ کے کمرے میں لے گئی جہاں پہلے سے وہاج اور حارث موجود تھے حارث وہاج اور میرب باہر آگئے تاکہ باہر سے کوئی آئے تو پتا چل جائے

کیوں آئے ہو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کیا

میری جان کیا کروں تمہیں دیکھے بنا چین نہیں ملتا

ایک دن صبر نہیں کر سکتے

نہیں نا نہیں کر سکتا میرا بس چلے تو میں ابھی تمہیں اٹھا کے لے جاؤں

میں جا رہی ہوں وردہ دروازے کی طرف جانے لگی حارث نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا وردہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو حارث نے موبائل میں اسکی تصویر بنالی ادھر سے وہاج نے بھی اس لمحے کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا تھا پھر ان دونوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے وہاج نے کچھ اور تصویریں بنائی اور پھر میرب وردہ کو ہال

میں لے گئی جہاں رسم ہو رہی تھی رسم کے بعد وردہ کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا وردہ تھکی ہوئی تھی تو سو گئی

اگلا دن پتا ہی نہ چلا اور رخصتی کا وقت آپہنچا وردہ کو پالر میرب اور عنابہ وہاج کے ساتھ لے کر گئے۔ اور واپسی پہ حارث نے پک کیا بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی سیٹج پہ بیٹھے ہوئے حارث نے کئی بار اسکی تعریف کی

یار مسز لگتا ہے آج تم مجھے مارنے کا ارادہ کر کے آئی ہو بار بار اسکی طرف دیکھا اور اس کے سر کی بلائیں لی آج حارث اور وردہ کی دنیا مکمل ہو گئی تھی اب دونوں نے ساری عمر ساتھ رہنا تھا ایک دوسرے کا دکھ سکھ کا ساتھ بن کہ آج ان دونوں کے علاوہ ایک اور رشتہ بھی جڑ گیا تھا جو طلال اور علشبہ کا رشتہ تھا جو بڑوں کی مرضی سے ہو رہا تھا پورے گھر میں خوشیوں کا سماں تھا۔

The End